

# واکھبیہ ملی شوری

Acc. No:- 6218  
 Cost:- Rs 216 Anas  
 (اردو ایڈیشن)  
 Date:- 30-07-2009

جلد اول

6218  
 30-07-2009

اے۔ کے۔ وائچر  
 1996

پبلشرز

ٹریسٹ پبلشنگ ہاؤس  
 جیہ کد سینٹر

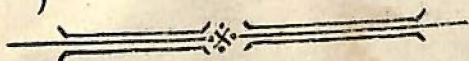
(بروکاپریس نیٹر)

# کشمیر

کشمیرِ جنت بے نظیر شروع ہی سے پوترِ رشیدی، مینوں، ہما شکتیں اور دیویوں کا گھر چلا آیا ہے۔ ان کی مقدس زندگیوں کے تواریخی حالات نے بہت حد تک اہل کشمیر کی زندگی پر کافی اثر ڈالا ہے۔ کشمیر میں روحانیت کی فضا اپنی پوتر ہستیوں سے قائم ہے۔ آج کل ہم دیکھتے ہیں کہ ہماری نئی پودِ روحانی فضا میں پلٹنے کا موقعہ کم پاتی ہے۔ اس کی کو پورا کرنے کے لئے ہمیں بے حد ضرورت محسوس ہوتی ہے کہ ایک ایسا سلسلہ قائم کیا جائے جس سے کہ ہمارے نوجوان کشمیر کے روحانیت کے شیدائیوں کے جیون چتر تر سے بہرہ اندوز ہو جایا کریں۔ چنانچہ کشمیر کی ملی شوری (المعروف لیل دید) کی مختصر سی سوانح عمری ہم ناظرین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ ہمیں آشا ہے کہ اس کا اثر نوجوانوں کے دلوں پر روحانی کیف کے علاوہ علوی دلچسپی کا باعث بھی بنے گا۔ اگرچہ ملی شوری کی سوانح عمری طبع ہو چکی ہے لیکن وہ فارسی زبان میں ہے۔ جس سے کہ عام لوگ خاص کر ہمارے نوجوان فائدہ نہیں اٹھا سکتے ہیں۔ اس لئے ہم نے بڑی تحقیق کے بعد یہ رسالہ اردو زبان میں تیار کیا ہے۔ امید ہے کہ انکتہ چین اصحاب ہماری ان کوششوں کی داد دیں گے۔ اور اپنے مفید مشوروں سے ہمیں مستفید بھی فرمائیں گے۔

اس رسالہ میں ملی شوری کے دکھنیہ یعنی کلام کی پہلی قسط شایع کرتے ہیں اگلی اشاعتوں میں باقی حصے بھی قدرِ زمان اصحاب کی خدمت میں پیش کئے جائیں گے۔

(مصنف)





# سوانح مری ملی شوری

ملی شوری۔ لکھ عارفہ تیرھویں صدی میں ہو گزری ہے۔ اس نیک نہاد دیوی کا جنم پانپور کے قریبی موضع سمپندر کے ایک برہمن گھرانے میں ہوا تھا۔ بچپن سے ہی اس میں غور و خوض کی عادت پائی جاتی تھی۔ سن بلوغت کو پہنچ کر اس کی شادی موضع پانپور کے ایک برہمن نوجوان سے ہوئی۔ باوجود شادی شدہ ہونے کے اس دیوی نے برہمنی کی زندگی بسر کی۔ ساس اور پتی کے اہتوں اس نے کافی تکالیف برداشت کیں۔ اس کی ساس کافی بہتان تراشتی رہی۔ سسر کو اپنی بہو سے بدظن کر نیکی لئے ساس نے کافی ہتھکنڈے استعمال کئے۔ ساس ہر روز بہو کی تھالی میں ایک گول پتھر رکھ کر چاول پر دسا کرتی تھی۔ تاکہ سسر کو یہ گماں ہو۔ کہ اس کی بہو بڑی پیٹھ ہے۔ ملی دیوی برتن مانجھ کر ہر روز اس پتھر کو ساس کے پاس چپکے سے رکھ چھوڑتی تھی۔ اور کسی پر اس راز کا انکشاف نہ ہونے دیا۔ ایک روز اتفاقیہ طور پر سسر پر یہ عید کھلا ملی دیوی پتن پر پانی بھرنے جا رہی تھی۔ اس کی ایک ہم عمر بڑبڑ اس سے پوچھتی ہے کہو بہن! کل جو تھارے ہاں ضیافت کی تھی۔ خود تو خوب مزے سے کھاتے رہے۔ مجھے پوچھا تاں کہ نہیں ملی شوری بولی۔ ہاں بہن۔ دعوت تو ضرور کی تھی مگر "لکھ نہاد ڈھتر لہ نہ ترا نہ"۔ دعوت کوئی کھائے۔ تو میری بلا سے۔ ملی کو گول پتھر سے کبھی چھڑکا رہا نہیں بل سکتا ہے۔ یہ گفتگو اس کے سسر نے سنی جو پتن پر سندھیا کر رہا تھا۔ وہ اس بات کی کھوج میں لگا اور جلد ہی ہی ساری حقیقت اس پر آشکارا ہو گئی۔ بیوی کو اس نے ڈانٹا۔ مگر اس سے ساس میں اپنی بہو کیلئے انتقام کی آگ اور بھی بھڑک اٹھی۔ اس نے اپنے لڑکے کو اپنی بہو کے خلاف



و اسی تباہی میں گرا کر برائی گئی تھی کہ دیا۔ ایک روز نلی شوری پتھر سے پانی کا گھڑا بھر کر کندھے پر رکھ کر گھر کو لوٹ رہی تھی۔ دو لہجہ میاں نے محض چھٹی خانہ کی وجہ سے مٹی کے گار پر سوئی کی ایک ضرب رسید کر دی۔ برتن ٹوٹ کر چور چور ہو گیا۔ مگر پانی جم کر کندھے پر جما رہا۔ نلی شوری نے پانی گھر میں لا کر استعمال کیا جو بچا وہ گھڑکی سے باہر پھینک دیا۔ پانی کے گرنے کی دیر تھی۔ کہ وہاں ایک تالاب بن گیا۔ جو کئی صدیوں تک قائم رہا۔ اس واقعہ کے بعد نلی شوری روحانیت کے سمندر میں غوطے کھاتی رہی۔ اور مدارح طے کرتی گئی۔ دُنیاء و مابینہا سے بے خبر ہو کر مستانہ وار اپنے پاکیزہ خیالات کا اظہار و اظہیوں کی صورت میں کرتی رہی۔

ویدانت اور الوہیت کے اعلیٰ اصول عام فہم زبان میں لوگوں کو سناتی رہی۔ نلی شوری کے کشف کمالات کے قصے لانا ہوتا ہیں۔

آپ کا انتقال بیچبھاڑ میں آپ کی جسم سے ایک شعلہ بلند ہو کر خلا میں پھیل گیا۔ ہندو مسلمان دونوں آپ سے عقیدت کرتے ہیں۔



# واکھیاہ ملی شوری

اکوٹی ادھکار میں نابھہ درے  
کو مہی بیہماڈس سوم گرے  
اکوٹی منتریش ٹریش کرے  
تس ساس منتر کیاہ زن کرے (۱)

جس نے برہماڈس لیکرنا پھستان تک (ادھکار کے ہی منتر کا دھارن کیا۔ اور  
اپنے آپ کو برہماڈس کے برابر خیال کیا۔ جو اسی ایک منتر کے سار کو اپنے دل میں  
وچار کرے اُس کو ہزارا منتر کیا کریں گے :

ابھیا سی سوڈیکا سٹے وٹھو  
گلش سنگن میول سمہ شرٹا  
شوہ گول تہ انا مے متو  
یہ ہوئی اپیش چھوٹی بٹا (۲)

یوگ کے ابھیا س سے باہر کی تمام چیزیں لے ہوتی ہیں۔ یہ رب شوہن روپ  
دکھائی دیتا ہے۔ سوائے بہم کے اور کچھ باقی نظر نہیں آتا ہے۔ ہے منش  
یہی سچا اپیش ہے۔

آسایول پر غم۔ ساسا  
مہ مہ و ساسا بھید ناہے  
یودوئے شنکر بخش آسا  
مکریس ساسا مل کیاہ ہے (۳)

ط تمام چیزیں ط لے ہوتی ہیں ط میل ط بہم ط آئینہ

مجھے کوئی ہزار گالیاں بھی دے میرے دل میں ہرگز کوئی دیکھ نہ ہوگا۔ اگر میں  
سچ مچ شکر کی پری ہوں اُسی طرح جسے کہ آئینے کو میل کچھ بھی نہیں بگاڑ  
سکتی۔

اچھا آئے تہ گچھن گچھ  
پچھن گچھ دن اکھو رات  
یورے آئے تور گچھن گچھ  
کھنہ نہتہ کھنہ نہتہ کھنہ نہتہ کھنہ (۴)

ہم لا محدود سے آئے ہیں۔ اور وہیں جانا چاہتے۔ دن اور رات وہیں  
(پرانا کہ راستے) جانے کی کوشش کرنی چاہتے۔ جدھر سے آئے اُدھر  
ہی جانا چاہتے۔ یہ سنا کچھ بھی نہیں۔ کچھ بھی نہیں۔ کچھ بھی نہیں۔

اُسی آس رہتے اُسی آسو  
اُسی دور کرئی پتہ وت  
شوس سورہ نہ زبون تہ مرن  
روس سورہ نہ اتہ گت (۵)

ماضی میں ہم ہی تھے۔ اور مستقبل میں ہم ہی منگے۔ ہم ہی نے ہمیشہ سے دور  
کئے۔ شو کے واسطے جینا و مرنا کبھی ختم نہیں ہوگا۔ سورج کے لئے طلوع  
اور غروب ہونا بھی کبھی ختم نہیں ہوگا۔

آئیں تہ سیودی گچھتہ سیودی  
سیدس ہول مہہ کرم کیاہ  
بہتس آسبس اگرے وزی  
ویدس تہ بندس کریم کیاہ (۶)

لا محدود بڑھایا سورج وقت وقف کو وقف پیاری



میں سید ہی آئی اور سید ہی واپس جاؤں گی۔ مجھ سید ہی ساد ہی کا کوئی  
ٹیرھا پرش کیا بگاڑ سکتا ہے۔ میں شروع سے ہی اُس کی (ایشور) واقف  
تھی۔ وہ مجھے کیا کریگا۔ جو اُس کی پیاری اور واقف ہے ۛ

انہ پانگائیری ہمہ ہمہ مرپت  
اہم تراوت سوئی ادھر رہے  
ایم ترودو اہم سوئی روڈ پانے  
بیہ نہ آسن چھوئی اپدیش (۷)

گائیری منتر صرف زبان سے ہی نہیں۔ بلکہ دل سے چینا چاہیے۔ اپنے  
آپ کا دنیاوی تعلقات چھوڑ کر صرف اُسی کو پکڑا اہم کو چھوڑ کر سو  
دھیان کر، جس نے اپنا اہم چھوڑا وہی زندہ رہا اس کے بغیر اور کوئی اپدیش  
نہیں۔ یعنی اہم بھاؤ چھوڑنا ہی سچا اپدیش ہے۔

آئیں کہہ دیشہ تہ کہہ وتے  
گڑھ کہہ وتہ کوہ زانہ و تہ  
انتھہ زائی لگہ بہ تہ

چھم چھونس پھوکس کوہ نہ نہت (۸)

میں کس دیش اور راستے سے آئی۔ میں کس دیش میں جاؤں گی اور راستہ  
کیسے ملیگا؟ آخر میں مجھے وہیں اچھا اپدیش ملیگا۔ کیونکہ اس خالی سانس  
میں کوئی پائنداری نہیں۔

آئیں وتے۔ گویں نہ وتے  
سہ منتر سچے کو سم دھ

۱۔ ہر ایک سانس یعنی ۲۴ گھنٹے میں ۲۱۶۰۰ سانس دشا اس کے ساتھ گائیری کا منتر چینا

چاہیے۔ ۷۔ اپدیش۔

چندس وچھم مار نہ آتھے  
 ناوہ تارس دلمہ کیا (۹)

میں ٹھیک راستے سے آئی لیکن اس راستے پر نہیں چلی۔ جب میں سٹو  
 پر سے چل رہی تھی کہ سورج ڈوب گیا۔ میں نے جیب میں ماتھ ڈالا۔ تو  
 ایک کوڑی بھی نہیں پائی۔ اب میں ملاح کو پار لنگانے میں کیا اجرت  
 دے گی۔

آگرے ہا مالہ گرزم  
 وگہ واہنہ ڈور سکھ  
 اور کے کرپایہ نرگت ورم  
 یوروہ تہ کہنہ مہ سرم نو (۱۰)

میں منع سے ہی گرجی۔ اور کھیتی کو سیلاب کے پانی سے سیراب کیا  
 پر ماتا کی کرپا سے جگت کا گیان میرے دل میں پیدا ہوا۔ میں نے اپنی  
 طرف سے کسی چیز کی دھارنا نہیں کی۔

اسے پوندے زو سے زامے  
 نہتھی ترکتھن سنان کرے  
 وہرورسین ننوئی آسے  
 نشہ چھوئی تہ پرزان تن (۱۱)

جو ہنستا ہے۔ چھینکتا ہے۔ کھانتا ہے اور انگڑائی لیتا ہے۔  
 جو ہمیشہ پوترہ قیر تھوہا پر ہناتا ہے۔ جو تمام سال یعنی ہر وقت پرگٹ  
 ہے۔ وہ ہنسا رہتا ہے۔ نہتھیک ہے۔ پرہیان لو۔

۱۔ کوڑی۔ ۲۔ سیلاب کا پانی۔ ۳۔ جاننا۔ ۴۔ ہنسا

۵۔ چھینکتا۔ ۶۔ کھانتا۔ ۷۔ انگڑائی لینا۔



اندھی آئیں چندری گمارا ج

گمارا آئیں بہمن رہا بہ

ڑیئے ناران ٹری اٹھ داران

ڑیئے ماران ایم کم رہیہ (۱۲)

میں اندر سے تلاش کرتے کرتے چاند کی تلاش میں باہر نکلی۔ اپنی جیبوں کی تلاش کرتی رہی۔ تم ہی ناران ہو۔ تم ہی ماتھ پیلا تھے ہو۔ تم ہی مارتے ہو۔ یہ کیسی آپ کی آشچرج لیکھا ہے۔

آسرس گونی تہ شپنس سٹھاہ

نزدیک آست گیس دور

اندر رہبر گونوی ڈیو نہٹھم

گیم کھت چت زوونز چور (۱۳)

میں اکیلی تھی اور بہت ہو گئی۔ نزدیک ہو کر میں دور ہو گئی۔ اندر اور باہر کیوں پر ماما کو دیکھا۔ مجھے چوہن چور کھانی کر گئے۔

اندر آست رہبر زھونڈم

پونن رگون کرخم ست

زھیانہ کن دے زگہ کیوں زونم

رنگ گوس گس میدت کت (۱۴)

اگرچہ وہ اندر ہی تھا میں نے اُس کی تلاش باہر کی۔ ہوا سے میری رگوں کو شانتی پہنچی۔ دھیان کرنے سے میں نے جان لیا کہ ایشور سارے جگت میں دیا کپ ہے۔ یہ سارا جگت پر ماما میں نے ہو گیا۔

۲۔ سنسار جگت ۳۔ برہم۔

اورہ تہ پانے یورہ تہ پانے

پیت وانے روزہ نہ زانہہ

پانے گیت تہ پانے گیانی

پانے پانس مود نہ زانہہ (۱۵)

اُدھر سے بھی دُہی ہے۔ اور اُدھر سے بھی دُہی ہے۔ دُہ کبھی بھی پیچھے  
نہیں رہے گا۔ دُہ خود ہی پوشیدہ ہے اور خود ہی سروریا یک ہے۔  
دُہ خود کبھی بھی نہ مرا۔ بلکہ امر ہے ۛ

اورہ تہ پانے یورہ تہ پانے

پانے پانس چھو نہ میلان

پر تھم اثر س نہ مولہ دانی

سوئی امانا مالہ نری آشچر زان (۱۶)

اُدھر سے بھی دُہی ہے اور اُدھر سے بھی دُہی ہے۔ دُہ کبھی بھی خود ہی  
نہیں رہا ہے۔ اس میں ایک ذرہ بھی نہیں سما سکتا۔ ہے منش  
یہی تو عجیب بات ہے ۛ

ادمکار یلہ لہ اوم

وہی کرم پنن پان

شہ دتہ تراوت مت مارگرم

تیلہ نل بہ وائس پرکاشش تھان (۱۷)

متواتر جب کرنے سے میں نے اوم کو اپنے آپ میں لے کیا۔ اپنے  
جسم کو جلتے ہوئے کوٹلوں کی طرح بسم کیا۔ چھ راستے عبور کر کے میں نے  
ساتواں یعنی سچا راستہ پایا۔ تب میں مل سپائی کے مقام پر پہنچی ۛ

تھا۔ پیچھے دنا۔ بسم کیا۔ لکھ کے ساتھ مل جانا۔ چھ پانچ گیان اندریاں اور من



کوہ چٹک ووال انیہما بچھ

ترکئی چٹک تہ اندری اترہ

شو چھوئی است تے گن موگرہ

سہنہ کچھ میا نہ کرتو پترہ (۱۸)

تم کیوں بے فائدہ ہاتھوں سے ٹٹولتے ہو۔ اگر تم دانا ہو۔ تو اپنے اندر نیچہ  
شو اپنے آپ میں ہی ہے۔ اسکی تلاش ایک کیس مت کہہ ہی سہنہ۔ تو  
میری بات پر یقین کر۔

کس ہو مالہ ٹوسی نہ پکان پکان

کس ہو مالہ ٹوسی نہ ولنگان سمیر

کس ہو مالہ ٹوسی نہ مران نہ زوان

کس ہو مالہ ٹوسی نہ کران نندا (۱۹)

ہے منش! کون چلتے چلتے نہیں تھکا۔ ہے منش! کون سمیر و پیر کو غبور  
کرتے کرتے نہیں تھکا۔ ہے منش! کون مرتے اور پیدا ہوتے نہیں تھکا۔  
ہے منش! کون لوگوں کی نندا کرتے کرتے نہیں تھکا۔

نہل مالہ ٹوسی نہ پکان پکان

سریہ ٹوسی نہ ولنگان سمیر

چندرمہ ٹوسی نہ مران نہ زوان

منش ٹوسی نہ کران نندا (۲۰)

ہے منش! پانی چلتے چلتے نہیں تھکا۔ سورج سمیر و پیر کو غبور کرتے کرتے  
نہیں تھکا۔ چندرمہ مرتے پیدا ہوتے نہیں تھکا۔ منش نندا کرتے کرتے  
نہیں تھکا۔

طا بے فائدہ طا۔ غبور کرنا

کس مہرتے کسو مارن  
 مارہ کس تے مارن کس  
 یس ہرہ ہرہ تڑاوت گھٹھ کرے  
 ادہ سوئی مرہ تے مارن تے (۲۱)

کون مرہگا۔ اور کس کو ماریں گے۔ کون ماریگا اور کون مارا جائے گا۔ جو  
 شو کو چھوڑ کر گھر کے خواہشات بڑھائے گا۔ تب دہی مرہگا۔ اور اسی کو ماریں گے

کس پش تے کسہ پو شانی  
 گم کو سم لاگزس پوڑے  
 کہہ سرہ گڈ دزس زل طوانی  
 کوہ سہ منترہ شکر ڈزے (۲۲)

کون مالہ ہے اور کون مالن ہے؟ کوئی پھول اُس اُتم دیو کی پوجا کے  
 لئے استعمال کرو گی۔ کس ویدی سے جل چڑھایا جائے گا۔ کس منتر سے  
 شکر کی پراپتی ہو گی؟

کش پوش تل دیپ زل ناگزہ  
 یس رت بھاؤ گرہ کت مہہ میے  
 شنبوہس سورہ پنہ پترہ  
 سٹی دیزے سترہ کرے (۲۳)

اُس کو کوشا۔ پھول۔ تل۔ دیپ اور جل دیگرہ کی ضرورت نہیں۔ جس  
 کے دل میں گورو کے شبد۔ پرہکا بھروسہ ہے۔ جو پریم بھاؤ سے  
 شنبو کا دھیان کرتا ہے۔ اسی کو بے سترہ سچی کر یا کہیں گے۔

۱۔ جل کی دھارا۔ ۲۔ بھروسہ کرے۔



من پوش تے شہد پوشانی  
بھاوک کو سہم لاگزہ پوزے  
ششٹس گڈوزس زل دانی  
ترہو پی منترہ شکر وڈے (۲۴)

من روپی مالی اوریشہ روپی مالن۔ بھاوناروپی پشپ سے پوجا کرنی  
چاہیئے۔ اپنے آندرس سے جل چڑھانا چاہیئے۔ من روپی منترہ سے  
ایشور کی پراپتی ہوگی ۛ

گورہ شبدس یس تجھ پڑھ بھرے  
گیا نہ وگہڑ پھ چت شکر گس  
یندرے شمرت آند کرے  
آدہ کس مرے تہ مارن کس (۲۵)

جو اپنے گورو کے شبد پر یقین رکھتا ہے۔ جو من روپی گھوڑے کو گیان  
روپی لگام سے قابو کر لیتا ہے۔ جو یندروں کو قابو کر کے شانسی پراپت کرتا  
ہے۔ پھر کون مر گیا۔ اور کس کو ماریں گے ۛ

کھنہ چھٹی بندرہ ہنتی وڈی  
کینٹرن وڈن نسر پی  
کھنہ چھٹی سنان کرت اپوتی  
کھنہ چھٹی گرہ بڑت تہ اکرئی (۲۶)

کئی گہری نیند میں ہوتے ہوئے بھی پورے ہوشیار ہیں۔ کئی جاگتے  
ہوئے بھی سوئے ہوئے ہیں۔ کئی سنان کر کے بھی اشد ہیں۔ کئی گڑبست  
سیون کر لئے پر بھی پوتر ہیں۔ (کر یا کے بندھن سے آزاد ہیں) ۛ

۱۔ آندہ س ۲۔ لگام۔ ۳۔ گھوڑے کو ۴۔ ہوشیار۔ ۵۔ گڑبست یا بکھرا

کنڈیو گر صہ تنڑہ کنڈیو و لو اس  
پتھوئی چھوک تہ تیو پتھی اس  
منس و دھیر رکھ سنپنگ سواس  
کیا ہ چھوئی مولن سورتے ساس (۲۷)

کہیوں نے گھر اور کہیوں نے جنگل چھوڑا۔ تم جیسے ہی ہو۔ ویسے ہی رہو۔  
من کو تباہیوں میں رکھنے سے ہی مطلب کو پر اپت کر لیتے ہو۔ اس شیر کو  
راکھ اور مٹی ملنے سے کیا نایدہ ہے۔

گنگن ٹری بو تل ٹری  
ٹری دن یوں تہ رات  
ارگ ٹرندن پوش پون ٹری  
ٹری چھوک سکل تے لاگڑی کیا ہ (۲۸)

تم ہی آکاش ہو۔ اور تم ہی پر تھو ہی ہو۔ تم ہی دن ہو۔ ہوا ہو۔ رات ہو۔  
تم ہی ارگ، چندن، پھول، اور پانی ہو۔ تم ہی سب کچھ ہو۔ میں کیا  
تم کو پوجا میں استعمال کروں؟

ناکھ نا پان نا  
سدائی بو دم  
ترہ بہ بہ ترہ  
ترہ کس بو کو سہ چھو سندرہ (۲۹)

ہے سوامی! میں اپنے آپ کو اور پرانے کو نہیں سمجھتی۔ میں نے ہمیشہ  
اس شیر کی ایتنائی جان لگی۔ لیکن۔ تم ہی میں ہوں۔ اور میں  
ہی تم ہو۔ یہ بات میں انہیں سمجھی۔ تم کون ہو؟ اور میں کون ہوں۔ یہی تو  
طا۔ کہیوں نے۔ ہا۔ سب کچھ۔ ہا۔ تکلیف دینا۔ پکارنا۔ ہا۔ شک۔



میرے دل میں شک ہے :

ترہ نا بونا فے نا دھیان  
گو پانے سروہ کرے مشت  
ابیا پڑیو ٹھک کہنہ نا انوی  
گئے ست لے پر پشت (۳۰)

ناتم ہو۔ نامیں ہوں۔ نا دھیان ہے۔ اور نا دھیان کی کوئی چیز ہے۔  
سب کر یا چھوڑ کر وہ صرف وہی پر ماتا ہے۔ اندھے لوگوں (اگیا نی) نے  
اس کا مطلب نہیں سمجھا۔ لیکن جب کہ ان کو بھی گیان ہوا۔ تو وہ بھی سنار  
پار ہو گئے :

ترہانڈان موس پانی پانس  
تر چھی گیانس ووت نہ کو نہ  
لے کر مس واٹس مے خانس

بھر بھر بانہ تہ چوان نہ کالہنہ (۳۱)

میں اپنے آپ کی تلاش کرتے کرتے تھک گئی۔ اُس پوشیدہ گیان  
کو کوئی حاصل نہیں کرتا (جو اسکی تلاش اپنے سے باہر کرے) باجب میں ہی  
میں لے ہو گئی۔ تو میں سیدھی امرت کے مقام پر پہنچی۔ وہاں پر برتن  
بھرے ہوئے ہیں۔ لیکن پیتا کوئی نہیں ہے :

۱۱ زرن زائے رت تے کتی ۱۱

۱۱ کرت ودرس ہو کھیشا ۱۱

۱۱ فیسرت دوار نہ ویت تنوئی ۱۱

۱۱ پیشو چھوئی کروٹھ تے ترین پدیں ۱۱ (۳۲)

ط۔ رب کریا۔ ط۔ اتہ مند پارکے۔ ط۔ اپنے صرے۔ ط۔ بہت تلیف۔ اسی جگہ

اچھے اور بُرے اپنے مائاؤں سے پیدا ہو گئے۔ اُن کے پیٹ کو بہت  
تکلیف دی۔ سنار میں پھر کر پھر اُسی جگہ پہنچے۔ شو کو پراپت کرنا بہت  
مشکل ہے۔ اس لئے اس پر دیش پر دھیان کرو۔

دما دم کر مس دمن مالا لے

پر نر لیوم دیپا نے نیم ذات

اندر ہم پر کاشش رنبر شہوٹ

گہے رنم کر مس تھف (۳۳)

آہستہ آہستہ میں نے اپنے سانس کو اندر ہی روکے رکھا۔ ایسا  
کرنے سے میری بُدھی چکی اور اصلیت معلوم ہوئی۔ میں نے اندر کی روشنی  
بہرہ بھلا دی۔ جتنے کہ میں نے اندر سے ہیں اُس کو پایا۔ اور پڑے رکھا۔

دیو وٹا ، دیو وٹا

بہرہ بونہ چھی، ایکہ وٹا

پوڑ کس کرک ہو مہ بٹا

کر مس تہ پونس سنگاٹ (۳۴)

مورتی بھی پتھر کی ہے اور مندر بھی پتھر کا ہے۔ اُد پرہ اور پیچھے ایک  
ماہ ہے۔ ہی مورتی پنڈت تم کس کی پوجا کرو گے؟ تم من اور آتما  
ایک ہی کر۔

دن تر ہترہ تہ رزن آسے

بوتل گگنس کُن وکاسے

چندرئی راہ گر دسن ماؤسے

مشو پوزن گاہ چٹا آتسے (۳۵)



دن ختم ہوگا اور رات آئیگی۔ زمین کی سطح آسمان کی طرف پھیلے گی۔ اماوس  
کے دن وہ چند روزہ کو گراس کرتا ہے۔ اپنے دوپارے آتما کو جان  
لینا شو کی چچی پوچھا ہے۔

داد شات منڈل یس یوس، تہی  
ناساٹ پون اناہت  
سوس کلپن انہہ شہ  
پانے دیوتہ اژڈن کس (۳۶)

جس نے برہم رند کو شوکا استھاپن سمجھا۔ جس نے سانس کے اندر سے  
باہر آنے کی آواز کو جان لیا۔ جس کے فضول خیالات خود بخود مٹ گئے۔  
وہ خود بخود روپا ہے۔ کون کس کی پوچھا کرے گا۔

پر تھی تر تھن گتھان سنیا سی  
گارہ سدرشن میول  
چتا پرستا مویش پت اس  
دریشک نیلا ڈرن ریلی (۳۷)

سنیاسی لوگ ہر تیرتھ کو جایا کرتے ہیں۔ اور ہر مادی کو ہٹنے کی  
تلاش کرتے ہیں۔ ہے من! اپنے چت روپ سے بے خبر نہ ہو۔  
کیونکہ دوسرے نیلا گھاس اڑھائی دیتا ہے۔

نکرس مل زن شرم منس  
آدہ بہہ اہم ترنس زان  
سوئی یلہ دیو اہم نشہ پانس  
سوئی سوئی تے بہہ انو کو تہہ (۳۸)

طبرہ رند مل ناک سانس لینا نہ دھرنے والی مل بھاگا وہ اپن کرنا دے بغیر نہ نظر آنا

میرا چہ آئینے کی طرح نرم ہو گیا۔ تب مجھے لوگوں کے ابھید بھاؤ کا  
گیان ہوا۔ جب میں نے اُسکو دیکھا، اپنا ہی سُرُوپ دیکھا۔ تو میں سمجھ  
گئی۔ وہ سب کچھ ہے اور میں کچھ بھی نہیں۔

نل بو ٹوس نر پانڈان تہ کاران  
حل تہہ سُرُوس رَسے شتی  
وچھن ہوتس تور پوٹھن برن  
ہہ تہ کل گنے یم نر وگس تتی (۳۹)

میں (نل) ایشور کی تلاش کرتے کرتے تھک گئی۔ میں نے اُس کے تلاش  
کرنے میں بہت ہی یقین کیا۔ میں نے اُسکی تلاش کی۔ لیکن دروازوں کو بند دیکھا  
مجھے مکر غالب ہوئی اور وہیں تاک میں بیٹھی۔

نل وندہ زو لم جگر مورم  
تیلہ نل ہہ کناؤ درام  
یلہ دل تر ووس تتی (۴۰)

میں نے دل کی میلانی جلا دی اور دل کے خواہشات بٹا دیے۔ تب  
میرا نل نام مشہور ہو گیا۔ جب میں وہیں دوڑا تو ہو کر بیٹھ گئی۔

یم ٹوبھ تہ من مت مورو  
تے مارت تہ لوگن واس  
یمئی سہرہ ایشور گورو  
تتی سورئی وندان ساس (۴۱)

جس نے لالچ، خواہشات، اور غرور کو قابو کیا۔ اُن کو قابو کر کے اپنے  
آپ کو واس بھاؤ خیال کیا۔ جس نے پر ماتا کا تلاش کیا۔ اُس نے سب  
طرح تلاش و یقین کر سنے سے مٹا لیا۔ اُن کا پرہیز وہیں تاک میں بیٹھنا وہ جاننا۔



پچھڑی کے برابر خیال کیا۔ یعنی دُین کو ناپائدار جانا۔

یتھ سُرہ سُرہ پھل ناوڑے

تھ سُرہ سُرہ سُرہ پون چن

مرگ سرگال گینڈ نل ہستی

نل نازن تہ تہی پن (۴۲)

یہ جھیل اتنا نازک ہے۔ کہ اس میں رائی کا دانہ بھی سما نہیں سکتا۔ تو

بھی اس جھیل سے سب جو پانی پیتے ہیں۔ اس میں ہرن۔ گیسڈر۔ گینڈا

اور سمندری ماتی وغیرہ سب کے سب پیدا ہوتے ہی گرتے ہیں یعنی مرتے ہیں

نلہ چتہ وندس بھیمہ مو برہ

چان چنت کران پائے اند

شرہ کوہ نل پیہی کہد ہری کر

کیول تسندوی تورگ ناد (۴۳)

ہے چنچل من! تو اپنے دل میں کوئی خوف نہ رکھ۔ پر ماتا خود ہی تمہاری

فکر کرتا ہے۔ تمہیں کب پہچان آئے گی؟ اور تمہاری بھوک کب ختم ہوگی؟

صرف اسی (ایشور) کے انگرہ کا انتظار رہے۔

گال کڈی نم۔ دل پری نم

نیپم تہ پیس۔ یتھ نلہ

سہرہ اکسمو پوز کری نم

بہ امہ لال کس کیاہ نلہ (۴۴)

چاہے کوئی نبت نہ کرے۔ چاہے کوئی تپا کرے۔ چاہے لوگ اپنے خیالات

کے مطابق کچھ بھی کہیں۔ چاہے مجھے پھولوں سے پوچھا کریں۔ میں دیکھ سکھ سے

حاجیل ملک رائی کا دانہ ۲ چوہ بھونک نہ ٹھرنے والا ایشور ہلا تپا کرے پھول دیکھ سکھ

رہت ہیں شدتوں۔ مجھے کسی کا کیا پر یوں ہے :

نابھہ چھانسی چت زلہ وئی

برجس تھان شش

برسماندس چھند وہ۔ ونی

تو نے ترن ہو گا گو تقو (۴۵)

ناجستہان سے ہی اگنی (نار) پھرتی ہے۔ برہمستان سے ٹھنڈک

پیدا ہوتی ہے۔ برہمائنڈ سے پران ایاں روپی ندی بہتی ہے۔ اس لئے

چونکہ یہ ہے اور ہاگرم ہے +

چاندنس گیان پرکاشس

پہلوئیوں کی تہ زیلون تی

و شمس سمارتیں پاشمس

ابدو گشت شست و بی (۴۶)

جنہوں نے گیان رُپ پر چلا : کیا سچی دیریا سے گیان حاصل کیا یہ جنہوں

نئے اسی دم یہ ہیں گیان حاصل کیا وہ جینے اور مرنے سے آزاد ہو گئے۔

پسندار کھٹن رومی پھانسی کا جال ہے۔ مگر کہ لوگ ہزاروں گانٹھوں

مے اپنے آپ کو ہاں جال میں باندھتے ہیں :

تقریباً ہنگامہ شامی صبح

اگر بتنگہ سرسب از شمس جامی

در مکه کوشه اکرم شری

سہ ہنگہ سرس شنبہ اسکار (۴۷)

ما گرم و ما ٹھنڈک - ص ۱۷۱ بیان آبان روپی ندی - فکری تجزیہ و ما جال

۴۔ بے وقوفی سے وہ سبکدوشی کا نتیجہ دیکھتے ہیں۔



تین بار میں نے جھیل کو بھرا دیکھا۔ ایک بار میں نے جھیل کو آکاش پر جگہ  
 دیکھی۔ ایک بار میں نے ہر مکھ سے کونسراگ تک پل دیکھا۔ سات بار میں  
 نے سنا کہ شون میں لے ہوتے دیکھا۔

تنتر گلہ تے منتر موڑے

منتر گلہ تے موڑے چت

چت گلہ تے کہنہ تنہا کوہنے

شونس شوہنہ میلست گو (۳۸)

تنتر تے ہونگے حرف منتر ہی رہے گا۔ جب منتر بھی لے ہونگے۔ تو

صرف من رہے گا۔ جب من بھی غائب ہوگا۔ تو باقی کچھ بھی نہیں رہے گا۔

شوہنہ روپ میں شوہنہ مل جائے گا۔

بان گل تے پرکاش آڈوڑو

چندر گل تے موڑی چت

چت گل تے کہنہ تنہا کوہنے

گے بھو بھوہ و سرزیت کت (۳۹)

جب سورج غروب ہوا۔ تو چاند نکل آیا۔ جب چاند غروب ہوا۔ تو صبح

من رہا۔ جب من بھی نہیں رہا۔ تو کچھ نہیں رہا۔ یعنی جگت نے ہوا۔ زمین ہوا۔

آکاش (بھو۔ بھوہ۔ سوہ) برہم میں لے ہو گئے۔

میڑو ویشیت تہ پشیت الگ

زرتہ کل شر تو وون زوہ پنی اس

یسیت دینی تس تو تھ بول

سوئی چھوئی تہ وویں ابھیاں (۴۰)

ط سورج طارہ گیا۔ ۳ لے ہونا ۴ سن کر ۵ پتی و دیا۔

سب جان کر بھی تو شور کھجیسا رہ۔ اور دیکھ کر بھی تو اندھا جیسا رہ۔ سن  
کر بھی تو بہرہ جیسا رہ۔ جو جیسا تم کو کہے۔ اُس کو ویسا ہی مان لے۔ دانا  
لوگ اسی طریقے پر عمل کرتے ہیں۔

اوجھار سنی ما مالہ چھی پٹھن پُران

یو تہہ طوطہ پُران رام پنجرس

گیتا پُران بیستھا لبان

پرم گیتا تہ پُران چھس (۵۱)

بے سمجھہ لوگ اوجھار یعنی عمل کے بغیر ہی کتابیں پڑھتے ہیں۔ جیسے طوطا  
پنجرے میں رام پڑھتا ہے۔ وہ گیتا پڑھ کر دکھا داکرتے ہیں۔ میں نے  
گیتا پڑھی اور مطلب کو جان گئی۔

آنچار مانن نہ ہوند گوم کنن

نڈر چھوہ تہ رہیو ما

تہ بوز تر کو تھم رو دوتھن

تہ تھن چھوہ تہ تری نو ما (۵۲)

آچار سکتی کی آواز میرے کان میں آئی۔ یہاں سب کچھ ناپائدار ہے۔ مرنے  
خریدو۔ اس میں مرنے چھس جاؤ۔ یہ آواز داناؤں نے سنی۔ اور کہنے لگے۔  
لوگو! اگر سمجھنا ہے۔ تو سمجھ لو۔

آنچار بچار بچار دوتھن

پُران تہ روہن رہیو ما

پرالن بُرت مُرا تروہن

نڈر چھوہ تہ رہیو ما (۵۳)

اوجھار کے بغیر آچار سکتی ہے۔ ناپائدار دانا دانا پران مہ پان دہا پان سکا



آچاڑ سکتی نے وچار کی بات کہی۔ پر آن اور اپان کا خیال رکھنا چاہیئے  
 پرانوں کے سیون کرنے سے مزا چھو۔ سنارنا پاٹدار ہے۔ اس میں

مت پھنسو ۛ

پہلے شہ ترہ تھے شہ ۲  
 شامہ گلا ترہ بیون لوٹس چھو

پہوئی بنا بھید ترہ تہ ۲  
 ترہ شن سوامی بہ شے موٹس (۵۷)

ہے ایشور! جو چھ تم میں وہی چھ مجھ میں بھی ہیں۔ سے نیل لٹھ! تم  
 سے الگ ہو کر میں تکلیف میں پھنسی۔ تم میں اور مجھ میں یہی فرق ہے  
 کہ تم چھ کے سوامی ہو۔ مجھے اپنی چھ نے گراہ کیا ۛ

کہت گنڈت نا شہہ مانس  
 براتھ پمو تراو تم کے کھست  
 شاستر بوز زہ نیم بنگ کر و

سونا پڑتے و نیا لوست (۵۵)

کھانے اور کپڑے پہننے سے من قابو میں نہیں ہوتا۔ جنہوں نے جھوٹی  
 آشا چھوڑ دی۔ وہی اوپر گئے یعنی گیان حاصل ہوا۔ شاستر کو پڑھ کر  
 جنہوں نے ہیں پمل کی جنہوں نے شاستر پر بھروسہ کیا ان کو من کی شافی آ سکتی ہے

زل تھنو ہتوہ ترناون  
 اردہ گنن پرہ ورت تررت  
 کا پھ دیمہ دودھ شرماون

انتہ سکلو کیٹ تررت (۵۶)

اصل پانچ گیان اندری اور ایک من تکلیف ۛ گراہ کیا ۛ من کو قابو کرنا ۛ عمل کرنا ۛ شافی

بہتے ہوئے جل کو روک لینا بیڑہتے ہوئے آگ کو ٹھنڈا کرنا۔ اپنے  
پاؤں پر آسمان پر چلنا۔ ایک لکڑی کی گائے سے دودھ دہسنے پر محنت  
کرنا۔ یہ سب باتیں بازی گری سماں اور فساد ہیں۔

چٹے تور کہ گنگتہ برہمہ ہون  
نیمشہ اکہ شہنشاہ یورنہ پچھ  
شری تن وگہ ہم رشت زون  
پران اپان فطرت چٹے سچے (۵۷)

من روپی گھوڑا آکاش وغیرہ کا سیر کرتا ہے۔ آنکھ کے ایک اشارے  
پر لاکھوں یوہن کا سفر کرتا ہے۔ اگر منش گھوڑے کو دگام سے قابو کرنا  
جانتا۔ تو اس کے سب اندریاں اسی کام کے نہیں رہتے ہیں۔

تور سٹل کھٹ تے تورہ  
ہیم تر گئے بنارن و مہر شاہ  
شری تن رو باتہ سب سے  
شوئے شراثر جگ پشنا (۵۸)

جب سردی پانی پر قابو پاتی ہے۔ تو پانی رخ کی صورت اختیار کرتا ہے۔  
اسی طرح سے تین مختلف صورتیں بنتی ہیں۔ اگر دھار سے دیکھا جائے۔ تو  
انہیں کوئی فرق نہیں۔ جب جیتن روپی سونچ چکنا ہے تو تینوں ایک سروپ  
بن گئے ہیں۔ اور سارا ہیکت جاندار اور بے جان سب شوروپ ہی دکھائی  
دیتے ہیں۔

۵۷ چٹے روپی گھوڑا۔ ۵۸ آکاش کا ایک اشارہ ۵۹۔ اندریوں کا بے کار ہونا ۶۰ سردی

۶۱ پانی ۶۲۔ اختیار کرنا۔ ۶۳ ایک سروپ ہونا ۶۴ دکھائی دیتے ہیں۔



کس بے تک کو بہ ماجی

کئی لاجی باجی بے

کلا گز جاک کو نہ تو بے کو نہ نو باجی

زانہ کوہ لاجت باجی بے (۵۹)

کون تمہارا باپ ہے۔ اور کون ماں ہے۔ کہیں سے تمہارے ساتھ پریم  
کیا۔ آخری وقت پر نہ کوئی تمہارا باپ ہے۔ نہ کوئی ماں ہے۔ یہ جان  
کر تم کیوں پریم بڑھاتے ہو؟

کھنہ کھنہ سین کون ٹوٹا تک

نہ کھنہ گز دھک اہنہ کاری

سموئی کھنہ مالہ سموئی آسکھ

سمہ کھنہ موڑ رنے بڑن تیری

شم پلہ سمئی روم کتہ روزی

اودہ مالہ روزک شوہم سو (۶۰)

یار بار کھانے سے تم کسی ٹوکا نہ پر نہیں ہو پٹو گے۔ اور نہ کھانے سے  
تم کو غور پیدا ہوگا۔ اعتدال سے کھاؤ۔ اور اعتدال سے رہو گے۔ اعتدال  
کے کھانے سے اصلی راستہ کھل جائے گا۔ جب سمہ بھاؤ ہوگا۔ تو  
شگاف نہیں رہے گا۔ پھر ہی پیار سے تم سو سمہ ہی رہ جاؤ گے۔

کینشن دیویتھم کلا لہ شہ ہی

کینشن زونقہم نہ ایش وار

کینشن ترشتہم مالہ برہمہ شری

بھگوانہ چانہ گز متکار (۶۱)

Amel  
Shah  
Santia

ط پریم کرنا ط زانہ ط سمہ بھاؤ ط رکا ط رکا

کیوں کو تم نے بہت سارے لڑکے دے دیے۔ کہیوں کو تم نے دینے میں  
 وارہ نہیں دیکھا۔ کہیوں کو تم نے برہم ہتیا کا پاپ لگا دیا۔ یعنی صرف  
 لڑکیاں ہی دیں۔ ہے بھگوان! تمہاری لیس لاکھ منہ کا رو  
 کنڈیو کرک کنڈ کنڈے  
 کنڈیو کرک کنڈی ولاس  
 بھوٹی۔ میٹھی دتتہ یتھ کنڈے  
 اتھ کنڈ روزی سورنتہ ساس (۶۲)

ہے شریہ داری! اگر تم کو ہر وقت شریہ کا ہی دھیان رہے گا۔ اور تم  
 ہر وقت اس شریہ کو آراستہ کرو گے۔ اور تم ہر وقت اس شریہ کو میٹھے  
 بھوجنوں سے پالنا کرو گے۔ ایک دن یہ شریہ راکھ اور بھسم ہو جائے گا۔  
 یعنی مٹی میں مل جائے گا۔

سو منہ گارن منتر یتھ کنڈے

یتھ کنڈہ دیان شروپ ناؤ

لوپھ۔ موہ ترنی شوپھ یی کنڈے

یتھ کنڈہ نیسری سور پرکاش (۶۳)

دل و جان سے پر ماتم کی تلاش ہی شریہ میں کر۔ اسی شریہ کا نام  
 پر ماتم شروپ ہے۔ لاپٹ اور جہالت کو چھوڑ کر یہ شریہ شو بھایہ مان  
 بنے گا۔ تب ہی شریہ سے پر ماتا کے گیان کا ظہور ہو گا۔  
 کالن کالہ زول یدوے ترہ گول  
 وندو کہوہ وندو ونواس

لا شریہ دھاری ۵۱ آراستہ کرنا ۵۲ بھوجن ۵۳ تلاش کرنا

۵۵ گھر ۵۶ جنگل۔



زانت سرودہ گتھ پر پھو اٹول

پتھوئی زانتک تیوتھی آس (۶۴)

اگر دقت کے گزر نے سے تم تمام خواہشات کو تابڑ میں کر دو گے۔ تم  
چاہے گھر میں رہو۔ چاہے جنگل میں۔ اگر اُس کو سر جگہ حاضر و ناظر اور  
الو کک پر پھو سمجھو گے۔ پھر جیسا جانو گے۔ ویسا ہی بنو گے

کینٹرن رن چھے شہج بھوئی

شیر و شیر شہوئل کرو

کینٹرن رن چھے بر پھہ ہوئی

شیر و شیر زنگ کھو

کینٹرن رن چھے اول تہ وول

کینٹرن رن چھے زول تہ ہی (۶۵)

کہیوں کی عورتیں چنار کے ٹھنڈے درخت کے مانند یعنی شیتل سو بھاؤ ہیں  
اگر باہر نکلیں۔ تو سایہ میں بیٹھ کر آرام کریں۔ کہیوں کی عورتیں دروازے پر کھڑے  
کی مانند ہیں۔ باہر نکلنے پر ٹانگیں کاٹنے کو آئیگی۔ کہیوں کی عورتیں جھگڑا لویں۔  
کہیوں کی عورتیں چھید دار سایے کے مانند ہیں۔ یعنی اُس سایے میں بیٹھنے سے

کوئی فائدہ نہیں +

آمہ پنہ سدرس ناوچس لمان

کتھہ بوزہ دے میوان مہتہ دیتار

آمن ٹاکن پورہ زن شمان

روح چھم برہمان گرہ گشے (۶۶)

۱۔ ٹھنڈا۔ ۲۔ جھگڑا لوی۔ ۳۔ چھید دار۔ ۴۔ جذب ہونا۔

۵۔ خواہش۔

میں سرت کے نازک تانگے سے سوند میں کشتی کو چھپتی ہوں۔ کیا پرانا میری  
 پر اقصائیں کر چھٹے بھی پار کریگا۔ جس طرح پانی کتے مٹی کے برتن میں جذب  
 ہوتا ہے۔ اسی طرح میرا دل چاہتا ہے کہ میں بھی اپنے گھر کو جاؤں۔ یعنی  
 مکتی پر اپنا کر دوں۔

کالی سرت کل گڑھن پاتالی  
 کوکالی کاہ کالی درشن پن  
 ماس ٹکھ تے مسہ کی پیالی  
 برہمن تہ ثرائی ایکوہ کھن  
 ملج نامالہ کرہ کورہ درالی  
 زرنہ نش ساری دست پن (۶۷)

وقت آئیگا۔ جب کہ سات محل گر جائیں گے۔ یعنی ناش ہو جائیں گے۔  
 کالج کے بڑے ہتھ میں بے وقت بارش ہوگی۔ برہمن اور بنگلی مانس  
 اور شراب کھائے کھائیں گے اور پیئیں گے۔ ماں اپنی بڑگی کے بد انوائی کرنے  
 میں دلالی کریگی۔ سب اپنے ہنر سے نیچے گریں گے یعنی اخلاقی گراؤ ہوگی  
 گو ہنرے بزرگ کو ہنہ نور و زک  
 گو ہنر کر فم لانی کار  
 کوئی آست اوں ہند جنگ گوم  
 سوئی بے رنگ کرت گوم رنگ (۶۸)

اگر وہ تہائی سونگے تو کہیں نہ رہے۔ تہائی ہی سے بٹھ بدنام کیا۔  
 اکیلی ہو کر ہی دو کا جنگ ہو گیا۔ وہ نہ آکار ہی چھٹے ساکار بنا کر چلا گیا۔

۷۔ ناش ہونا۔ گر جانا۔ ۸۔ بے وقت ۹۔ چندال ۱۰۔ دلالی۔

۱۱۔ اخلاقی گراؤ ۱۲۔ نہ آکار ۱۳۔ ساکار۔



اٹھ کھن سن دھتھ تھاوان ملن  
 نو بھہ چھہ لون گیا کیت  
 فٹ فٹ نیرن تم کیت وٹن  
 ترک اے مالہ چھوک پور کر پیچھ (۶۹)

جو ایک جگہ سے مال چھین کر دوسری جگہ رکھتے ہیں۔ لاپٹ کے اندر سے  
 گیان کے گیت نکالتے ہیں۔ دنیا میں انگشت نہا ہوتے ہیں۔ دنیا میں اُن کا بھلا  
 کیسے ہوگا۔ اے منٹن! اگر تم دانا ہے۔ تو ان کاموں سے باز آؤ۔

پر تہ پاننا یم سموئی مون  
 یم ہموئی مون دن کہورات  
 یسئی اوئے من سوئیں  
 تہئی ڈیوٹھی سور گور ناچھ (۷۰)

جس نے اپنا آپ اور پرایا ایک سمجھا۔ جس نے دن اور رات یعنی شکھ  
 و مکھ ایک سمجھا۔ جس کے من سے دوئی کا بھاؤ مٹ گیا۔ اُسی نے شمشیر  
 کا ترشہن پا لیا۔

یون پورت یس اہن وگے  
 تس لون پرتھ پچھہ تہ تریش  
 تہ یس کرن انتہ تگے  
 سو سمارس زوہ ہہ مہ (۷۱)

جو من کو اپنے قابو میں کر سکتا ہے۔ اُس کو بھوک، پیاس، رستا نہیں  
 سکتی ہے۔ جو اس طرح سے آخری دم تک کر سکتا ہے۔ وہ اس سمار میں  
 دوبارہ پیدا نہیں ہوگا۔ یعنی مکتی حاصل کرے گا۔

ط انگشت نہا ہونا ط باز آنا ط دوئی کا بھاؤ مٹنا۔ صا من صا چھونا صا آخری وقت تک

پانس لاگت رووگ مہہ ترہہ  
 مہہ ترہہ ترہانڈان نو سہم وہہ  
 گیانس منتر باگ دیو بھگ مہہ ترہہ  
 مہہ ترہہ تہ پانس دیو تم ترہوہ (۷۲)

تم خود میرے سے پرشیدہ رہے۔ سارا دن مجھے تمہارے تلاش میں گذر  
 گیا۔ گیان کے حاصل ہونے پر جب میں نے تم کو پایا۔ تب تمہارے ساتھ ملنے  
 پر میں پھو لے نہیں سہائی۔

فانس تہ بھوہ سرس چھتہ  
 کوپ نیرہ تانارہ چھوک  
 لیکھ لچ تے بہ ناکوئے  
 تلبہ تل تے تلو ٹنا کھہ (۷۳)

اپنے من کو ہی سستار روپ سمجھ لے۔ اگر تو اس کو تابو نہیں کرے گا  
 تو غصے میں برے الفاظ نکلیں گے۔ جسے آگ سے چنگارے نکل کر چھالے  
 پڑتے ہیں۔ اگر تم اس کو سچائی کے ترازو میں تولو گے۔ تو ان کا وزن کچھ بھی نہ ہوگا

یوہ شیر ترلہ تم امبر ہمتی  
 بچھہ یوہ ترلہ تی امارہ آن  
 ثرت ترپ سوہ تراں نت  
 ثرتا دہس وان کیاہ ون (۷۴)

کپڑے ایسے پہن جس سے سرری دور ہو سکے۔ اتنا ہی کھا۔ جس سے بھوک  
 مٹ سکے۔ اپنے من کو ہمیشہ پر ماتا سروپ کے دچاریں لگاؤ۔ اپنے اس  
 شریر کو جنگلی جانوروں کا خوراک سمجھو۔

طا پھو لے نہیں سہانا طا غصہ طا وزن طا کھانا طا پر ماتا سروپ طا جنگلی جانوروں کا خوراک



سمسار نوم توڈو ۱۰ سچے  
 موڈان کڑی تاڈنہ آئے  
 گیانہ مڈا چھہ گیانین کڑی  
 سو یوگہ کلہ کن پرنہ آئے (۷۵)

سمنار روپی گرم کڑائی۔ جو کہ موڑکھ لوگوں کے واسطے گرم کی گئی۔ گیان  
 کارس گیانیوں کے واسطے ہے۔ جو یوگ کے ابھیاں سے حاصل ہوتا ہے  
 صبور چھٹی زیر مریج تہ توئی  
 کھنہ چھوئی ٹیوٹھ تہ کھیس کس  
 صبور مہ مالہ چھوئی سونہ سندر دوری  
 مولہ چھوئی تہ تہ مہس کس (۷۶)

صبر یعنی برداشت۔ زیرہ۔ مریج بیاہ اور نکاح کے مانند ہے۔ جو کھانے  
 میں کڑواہے۔ کون کھائے گا۔ صبر ایک۔ سونے کے زیر کے مانند ہے  
 جو بہت قیمتی ہے۔ کون خریدے گا؟

سورگہ جاسہ تراوت الگ پراوم  
 وگ لکھ ناوم دیہ سننہ پریا  
 پت زونے امت وز نووم  
 زین تہ مالہ کلس پچھ نندر پچی (۷۷)

سورگ کو چھوڑ کر میں نے فقیرانہ زندگی اختیار کی۔ میں نے اُس پریم جسم  
 کے پریم میں جو کھ درد برداشت کیا۔ پراتہ کمال اٹھ کر میں نے اُس کو جگا  
 دیا۔ ہنس! تم اُس وہیہ کے گھنڈ میں خواب غفلت میں سوئے ہو اُس نے  
 تم نیند سے بیدار ہو جاؤ؟

۱۔ زخمت پر نیند پڑنے سے جیسے آدمی کو گرنے کا خطرہ رہتا ہے۔ ویسے ہی سنا میں غفلت

صاحب چھو بہت پانہ دوا کاش  
سارنی منگان کینتر ہا رہہ  
رٹ نوکشی ہند راچھہ نوکاش

یہ ترہ گزہ ہی تی پانہ رہہ (۷۸)

وہ خود دکان پر بیٹھا ہوا ہے۔ سارے کچھ دینے کو کہتے ہیں۔ کسی کی  
رکاوٹ نہیں۔ ناہی دکان کا کوئی رکھی ہے۔ جو جس کو چاہے خریدے جائے

سمسار منتر باگ کتہ شان روزے

روزی پر مہ شو شنبو گور

لہ منتر باگ بی لہ نادون

جگر من منتر باگ کر من گور گور (۷۹)

سنار میں میں کس طرح رہوں گی۔ یہاں پر مہ شو ہی رہے گا۔ میں اس

کو اپنے گود میں پیار کروں گی۔ اور اپنے دل میں اس کو پریم کروں گی۔

شنبیس تہ روز من اکتہ کس رے

یہ کے رے واؤ

سو پانچ پندرے رے رے

سوئی رے گے (۸۰)

شنبہ اور سورج کو کون پکڑ سکتا ہے۔ جو ہوا کو پکڑ سکے۔ وہ پانچ شخصیں

کو کاٹ کر بھاگ جائے گا۔ قہمی اندھیرے میں پر کاش کو پکڑ سکتا ہے۔

طیراتا۔ جیو اتا ط شریا سنا رہا سب لوگ یا سب بندے۔ وہ گور میں رہے پریم کرنا

یعنی بھکتی۔ وہ پانچ دشنے کو کاٹ کر یعنی قابو کرتا۔ وہ پر کاش۔



روز کیاہ زائے نیک

خجاک جامہ یا ولت سننے

گھڑہ گھڑہ فیروز پور گئے

(۸۱) ...

دو دوسرے کے دنگھ دنگھ کی تدرک کیا جاں سکتا ہے۔ جو ہیں میں خود مبتلا

نہ ہوا سو۔ ہیں اُس کے تلاش کا جسم یہ پھر قائم ہی۔ ہر ایک گھر میں اُس

کی تلاش کی۔ سب سے پہلے زادہ ریسی ہوا۔ اسی کی کو بھی اپنا سمدرد نہیں دیکھا۔

مہر نشینہ ما در او شاہ کیاہ گوئی

مہنس بہ مہنس شاہ شریزان

[illegible]

کیا یہ روایاتی کیا ہو گا؟ (۸۲)

اہمہ سے ملا نکلا۔ تو سانس کیس سے کہتے ہیں۔ پران اپان کو تو سانس جان

۷۔ روح سے جب جسم علیحدہ ہوا۔ تو کیا دیکھا۔ بعد میں باقی کیا رہا اور

تاش کیا ہوا ہے

شہنشاہ ہند شیکار گنبد کوہ راستے

منیہ کوہ رائے پترے دوو

ششدر قدر لش کوہ راستے

محبہ کوہ رائے پشیر سنگت (۸۳)

شہنی (ایک شکار یا پرندہ) کا شکار چیل کو کیا معلوم ہے۔ بانجھ عورت

کے سامنے بچے کے دکھ درد کی قدر کیا ہو سکتی ہے۔ شمع کی قدر نش (ایک)

قسم کی لکڑی جو چرغ کا کام دیتا ہے، کیا جان سکتی ہے۔ سکھی پر دانے کی

ط آقا - ط شریب - ط نایب

شمع پر اپنے آپ کو شاکر کرنے کی قدر کیا جان سکتی ہے :

لو بھ مارن سہج و شاکر  
ورگ زرن کلپن تراؤ  
نشہ چھوئی تہ دور و زان  
شونش شنیہ میلے گو (۸۴)

خوابشات کو تابو کر کے آتم سروپ پر دچار کر دو۔ خیالی پلاؤ پکانا چھوڑ دے  
اور سچی رویا کو بیش بہا اور مشکل سے ماتحت میں آنے والی ہے۔ وہ تیرے  
نزدیک ہے۔ اُس کی تلاش دُور مت کر۔ وہ شنیہ روپ ہے۔ اور  
شنیہ میں ہی سما جاتا ہے :

رومت تھلہ تھلہ تاپیتن  
تے پیتن او تم دیشا  
ورن مت لوٹ گرہ اثرن  
شو چھوئی کروٹ تے زین اپیش (۸۵)

کیا سورج سارے جگت میں ہر ایک چیز کو روشن نہیں کرتا ہے۔ کیا  
وہ صرف اچھے، اچھے شہروں کو روشن کرتا ہے۔ کیا ہوا ہر ایک گھر میں  
داخل نہیں ہوتا۔ یہی اشارہ ہے۔ اسی اصول کو سوچ لو۔ دراصل شون  
کو پانا بہت مشکل ہے :

لے گورہ پر مو گورہ  
سند بھاؤ بھاؤ تہ مہ ترہ  
زہ نہنہ وپنے یہ کند پرہ  
ہمہ کوئی ترن تہ لم کوہ ترہ (۸۶)

۱۔ آتما ۲۔ اصول خیالات ۳۔ روشنی ۴۔ ہوا۔ وہ نا بھتان۔



ہے میرے گوردیو آپ ایشور سروپ ہیں۔ کہہ پا کر مجھے سچی  
ودیا سمجھائیے۔ پران پان دونوں ایک ہی جگہ سے پیدا ہوتے ہیں پھر  
بہمہ کیوں سرزد ہتے اور ہاکیوں گرم ہتے ؟

انامرت سو سروپ شونا لیس

ناؤنا ورن ناروپ ناگو تر

اہم مہناو بندتہ یوون

سوئی دیو اشو وار پٹھ چٹرس (۸۷)

وہ ہمیشہ رہنے والی آواز جو شونہ میں ہی رہتی ہے۔ اُس کا کوئی  
نام کوئی رنگ کوئی شکل اور کوئی گوثر نہیں ہے۔ وہ خود ہی مختلف  
آوازیں ہیں اپنی اچھیا سے ہی تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ وہی ایک دیوتا  
ہے۔ جو کہ اُس پر سوار ہوتا ہے ؟

واکھہ منس کول اکول نا آتے

شرہ پر مد رے اتہ نا پر ویش

روزن شو شکرت نا آتے

موشہ گوہہ تہ سوئی اپدیش (۸۸)

اپنے من کو سمجھاؤ کہ وہاں پر چھوٹے بڑے کا کوئی تیز نہیں۔ وہاں  
پر خاموشی سے یا مدرا کرتے سے رسائی نہیں ہو سکتی۔ وہاں پر ناہی  
شو رہتا ہے ناہی شکتی رہتی ہے۔ اگر کچھ باقی رہتا ہے۔ وہی  
سچا اصول ہے ؟

وہو رنیا آرژن سکھر

اتہ ال پل سکھر ہتھ

ظہ رنگ۔ خط سوار۔ مد راجی، پر۔ شہ۔ کر یا۔ باقی رہے گا۔ ۵۔ پوجا کرنا۔

پند و نئے زاناک پر ہم چسپند  
 اکھڑ مٹھی کر کھٹھی کر ہنچھ (۸۹)

ہے دیوی تیار ہو جاؤ اور پوچھا کا سامان تیار کر دیا تھیں سارے پوچھا کا سامان  
 لے۔ اگر تم پر ہم شہید کو سمجھتی ہو۔ تو تم اس سے تانترک دیویوں کے ساتھ  
 بیٹھ کر پوچھا کر۔

شو واکیشو وا جن وا  
 مکملر ناتھ نام وارن یس  
 مہر ایلہ کیستن بھوہ رز  
 سوا سوا سوا سو (۹۰)

چاہے اس کا نام شو ہو۔ کیشو ہو یا جن ہو۔ یا مکمل میں وہی کر کے والا ویشو  
 ہو۔ جو کچھ بھی اس کا نام ہو۔ وہ مجھ غریب ابا کو اس سنار کے پھڑروں سے  
 چھڑائے۔ چاہے وہ شو ہو۔ کیشو ہو۔ جن ہو یا ویشو ہو۔

سہنر ششم تہ دم نو گڑھے  
 پڑھ پراو کھ موکھی دوار  
 سلسلے لون لون میل گڑھے

تو تہ چھوئی درلب ہنرہ دیار (۹۱)

پریشور کو دھارنا اور تپ یا کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اگر تم مکتی حاصل کرنا  
 چاہتی ہو۔ تو صرف پریم سے حاصل کر سکتی ہو۔ اگر تم نمک کی طرح پانی میں  
 اس کے ساتھ مل جاؤ گے۔ تو بھی اس کو پہچاننا تمہارے واسطے بہت مشکل

ہے۔  
 مہار آس تپے

برہ پراکاش انجمن سنہ

ہا۔ سچی دریا۔ مکمل میں رہنے والا انجان وان۔ غریب عورت کے سارے بی دکھ دے یا نہ



مرہ نہ کو تہ نہ مرہ نہ کا تہ  
مرہ لینچہ تہ لہہ لینچہ (۹۲)

میں اس آنے جانے والے سنار میں آگئی۔ اور تپیا کر کے میں نے  
آتم پر مکاش حاصل کیا۔ اگر کوئی مرے تو مجھے کیا ہے۔ اور اگر میں مرؤں۔ تو  
کبھی کو کیا ہے۔ اگر میں مری تو اچھا ہے۔ اور بہت دیر زندہ رہی۔ تو  
بھی اچھا ہے۔

ہمتہ کرت راج فیرو نا  
دھرت کرت ترقتنا من  
نوبہ رتا زنیہ مرہ نا  
زیونت مرہ کے سوئی چھوئی گان (۹۳)

اگر ہمیں ایک سلطنت ملے۔ اور اسی کی حکومت کرو۔ تو بھی من کی شانتی حاصل  
نہیں ہو سکتی ہے۔ اگر یہ سلطنت ہم کسی اور کو بخشو گے۔ تو بھی شانتی حاصل نہیں  
ہو سکتی۔ جو دنیا کے خواہشات اسے آزاد ہے۔ وہ کبھی سرتا نہیں۔ زندہ  
ہو کر مرنا جیسا رہتا سچا اپدیش ہے۔

شیل تہ مان چھوئی پوتہ کرے  
موجھہ پھر رٹ ملہ پڑ واؤ  
ہستوئی یگس مس والہ گڈے  
رہے یس نگہ سو اوہ نہال (۹۴)

جیسے پانی کو ایک ٹوکری میں لینا ہے۔ ایسا ہی مشکل دیانتداری اور  
شہرت کو مستقل طور پر رکھنا ہے۔ اگر کوئی بہادر شخص ہو اور کوٹھڑی میں بند  
کر سکے۔ یا ایک ہاتھی کو اپنے ہمر کے ایک بال سے باندھ سکے۔ وہ شاید

مل راضی ہو۔ مانتی والا ملے۔ کامیاب۔

کامیاب ہو سکتا ہے ۛ  
شوگر تے کیشو پلنس ط

برہما پاپرہن ملس  
یوگی یوگہ کلہ پرزانش ط  
کس دیو اشہ وار پرچرٹس (۹۵)

شوگر گھڑا ہے اور ویشنو کا مٹی اور پائیدان پر برہما ہے۔ یوگی جن یوگ  
کے بل سے اس کو پہچان سکتے ہیں۔ کون دیوتا ہے۔ جو اس گھڑے پر

سوار ہے ۛ

شون شڑت شش کلہ ورم ط  
پر کر ت ہرم پونہ سیتی  
لوکھ نارہ سیت ولنج ہرم  
شکر لیم تئی سیتی (۹۶)

من وغیرہ کو قابو کر کے میں نے اچھ جنگلوں کو عبور کیا۔ اور تب چندر کلا  
سے مجھے جاگ آنا۔ یہ سارا سنارتا میرے اندر بسٹم ہوا۔ محبت  
کے آگے میں نے اپنے دل کو گن لیا۔ پھر شو مجھے پراپت ہوا ۛ

سوئی ماتا روپ پئے دیئے  
سوئی بھاریہ روپ کرہ ولاس  
سوئی مایا روپ زیو سرے  
شو چھوئی کر وٹ تے نین اپریش (۹۷)

مومی دیوی ماما ہے۔ اور بچے کو دودھ پلاتی ہے۔ مومی استری بن کر ولاس  
کرتی ہے۔ مومی مایا روپ بن کر جیدن کو مارتی ہے۔ سچ پوچھو تو شر کو پاتا  
ط کا مٹی۔ ط پرچان ہے۔ ط جگایا۔ ط جلیا۔ ص مارنا۔



بہت مشکل ہے۔ اس آپیش پر غور کرو  
 سوئی شیل چھے پش پش پش  
 سوئی شیل چھے اوتم ویش  
 سوئی شیل چھے فیروٹلس گرس  
 شوچھوئی کرٹ کے زین آپیش (۹۸)

دہی پتھر سکر پر بھی ہے۔ اور اسی پتھر کا پیٹھ بنا ہے۔ اسی پتھر سے  
 پوتر جگہ بنی ہوئی ہے۔ اور وہی پتھر گھوٹنے والی چکی کا پاٹ ہے۔ شو  
 کو پانا بہت مشکل ہے۔ اسی آپیش کو اشارہ بان :

کل بوڑھائیں سو مہنہ بائیں

وچھم شوٹن شکت میل تہ واہ

تہ تہ کے کرم امرتہ سرس

زندے سرس تہ مہ کیا کرے (۹۹)

میں نے اپنے اتار روپی باغ میں چلی گئی۔ اور بڑی خوش ہوئی۔ جب کہ  
 میں نے شو اور شکتی دونوں کو دیکھا۔ وہ میں پر ہیں۔ نے اپنے آپ کو آسرت  
 کے جھیل میں لے کیا۔ اب مجھے کوئی کیا کر سکے۔ کیونکہ میں اگرچہ زندہ  
 بھی ہوں۔ تو بھی مر رہا ہے کے سماں ہوں :

لہ زرم منفر میتدانس

اند اند کرملن تکلیہ تہ گاہ

سو روزہ بیتہ تے بوڑھ پاش

ووتہ گووانس نالو دتھہ۔ (۱۰۰)

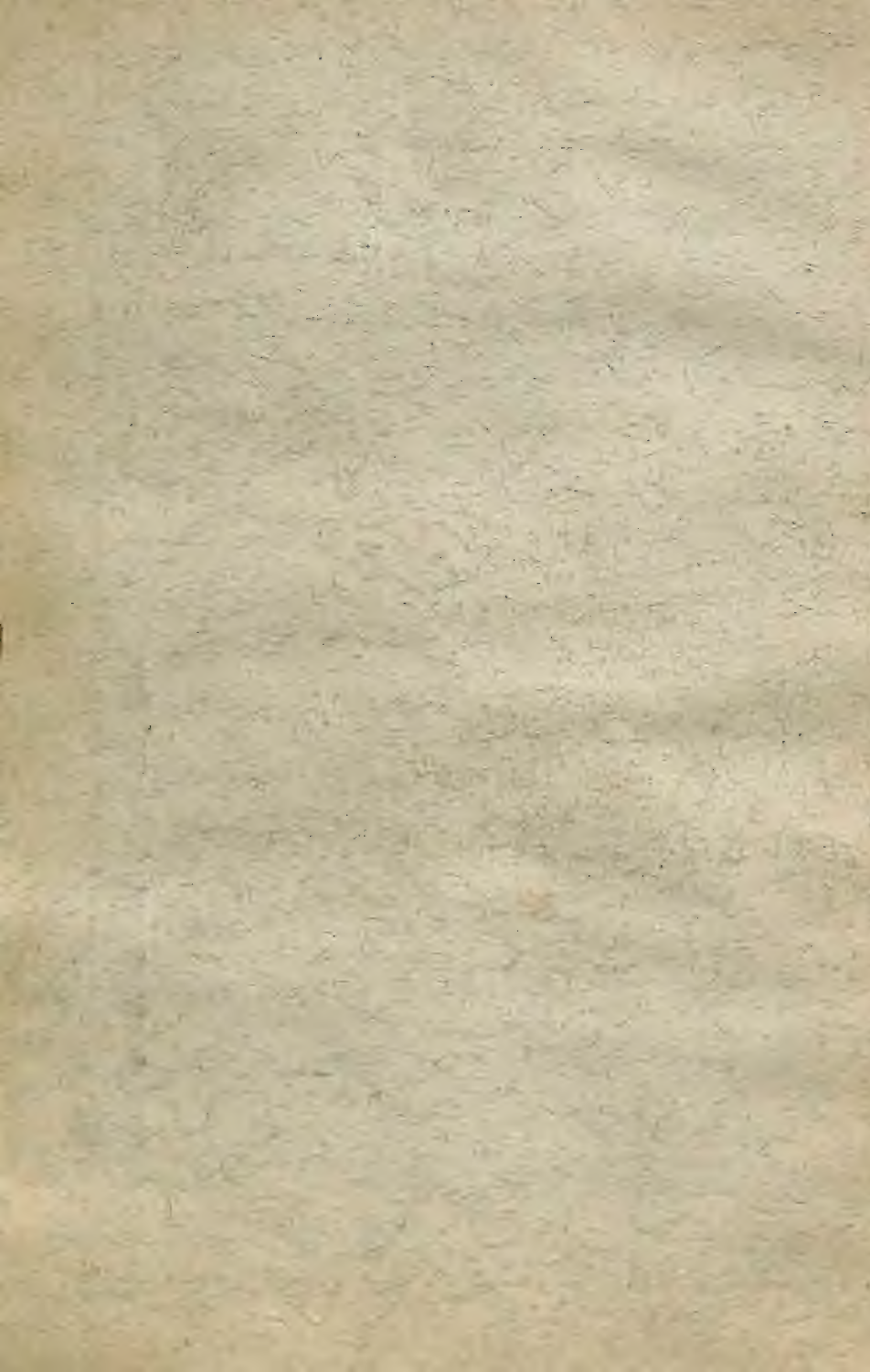
۱۰ پتھر۔ ۲ سکر۔ ۳ اتار روپی۔ ۴ پرماتا۔

میں نے ایک میدان میں ایک عالیشان مکان بنایا اور اُس کو چاروں طرف سے خوب  
سجائی۔ وہ یہیں رہیگی اور میں چلی جاؤں گی جیسے مکاندار دکان کو بند کر کے چلا گیا ہے۔

## نوٹ !

مدت سے ہمارے دل میں یہ خواہش موجزن تھی۔ کہ نئی شوری کے  
واکھیں کو جو سزت اور گیان کے راز سر بستہ ہیں۔ پبلک کے سامنے  
آئے کہ اصل صورت میں پیش کر کے اُن کا بھاؤ ارتھ سرن بھاشا میں لکھا  
جائیں۔ والیہا کے جمع کرنے اور اُن کے ارتھ لکھنے میں ہمیں جو محنت  
کرنی پڑی۔ ساتھ ہی ان سے جمع کرنے میں بہت جگہوں کے آسنے  
جانے میں جو دھن خرچ کرنا پڑا۔ اُس کا قارئین خود اندازہ لگا سکتے  
ہیں۔ سروسٹ ہم نے قریباً چار سو شادک جمع کئے ہیں۔ جن میں سے  
ہم پہلا قسط ایک سو شلوک ہم پبلک کو پیش کرتے ہیں۔ اس ایڈیشن  
میں بنو خامیاں اور فروگزاشتیں پڑھنے والوں کو نظر آئیں۔ اُن سے  
ہمیں آگاہ کرنے والوں کے ہم ممنون ہونگے۔ اور طبع ثانی میں  
فروگزاشتیں پوری کی جائیں گی۔ نیز وہ اصحاب بھی ہمارے شکریہ کے  
مستحق ہونگے۔ جو ہمیں مزید واکھیں سے مطلع کریں گے۔ جو اس رسالے  
میں درج ہونے سے رہ گئے ہیں۔ تاکہ ہم اپنے جمع کئے ہوئے واکھیں  
کے ساتھ مقابلہ کریں۔ امید ہے کہ پبلک ہمارے محنت کی قدر دانی اور  
فوصلہ افزائی کرے گی۔







*Brocas*  
*Artistic Press*

*Brocas*

*Brocas*  
*Artistic Press*  
*Brocas*  
*Artistic Press*  
*Brocas*  
*Artistic Press*



AUM

THE WISE SAYINGS

OF

LALISHWARI

وائیہ لالی ایشوری

(Urdu Edition)

Submt.

PART II.

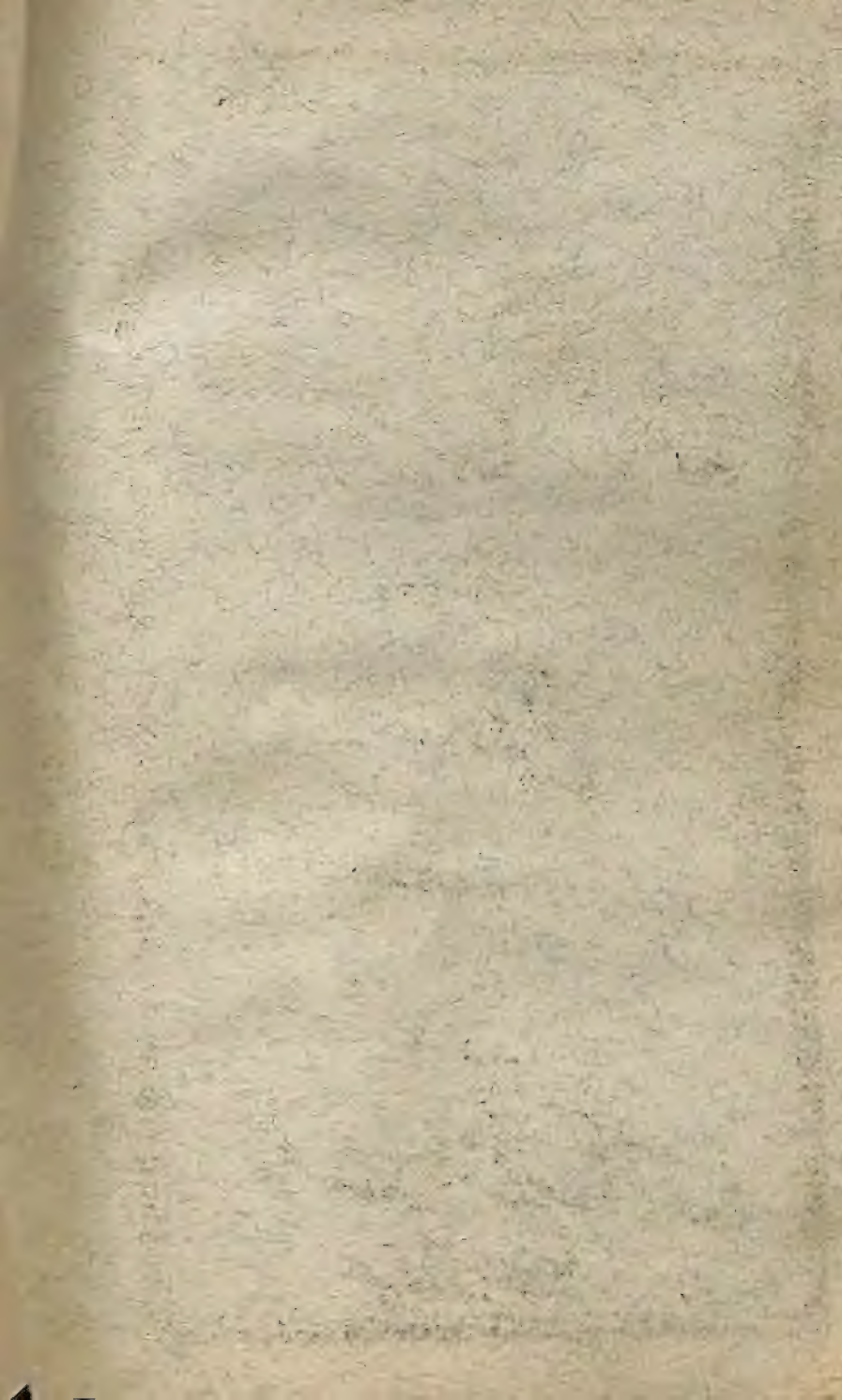
BY -

Pt. A. K. Wanchoo

1996

1st Edition 1,000.

Price 0-2-6.





اوم

# واکھپہ لالی شہودی

اردو ایڈیشن

جلد دوم

اے۔ کے۔ واپجو

1996

پبلشرز:-

ٹریسٹ پبلشنگ ہاؤس

جبہ کدل نیشنل سٹور (بروکایرس سٹور)

# تمہیں

پبلک کی قدر دانی نے میری ہمت کو بڑھایا اور میں اس اشاعت میں ملی شوری کے واکیہوں کا دوسرا قسط آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ اُمید ہے کہ یہ حصہ بھی فوری مقبولیت حاصل کرے گا۔ جو اس سے پیشتر حصہ اول میں ہوئی ہے۔ قدر دان اصحاب شاید جانتے ہیں کہ ملی شوری کے واکیہ منتشر حالت میں پڑے ہوئے ہیں۔ ان کا جمع کرنا میرا اور میرے ساتھی پنڈت سروانند جی جراجی کے شب و روز کی کادشوں کا ہی رہن بہنت ہے۔ ہمیں بے شمار دیہات کا دورہ کرنا پڑا ہے۔ شکریے۔ کم ہم طرحی حد تک اس مستبرک مشن میں کامیاب ہوئے۔ واکیہوں کی تیسری قسط بھی زیر طبع ہے۔ جو عنقریب شایع کی جائے گی۔

ملی شوری کے شیدائیوں سے میں نے پُر زور اپیل کی ہے۔ کہ وہ اس کارِ خیر میں میرا ہاتھ بٹائیں۔ اگر اس ہاں دیوی کے کلام کا کوئی غیر مطبوعہ جزو ان کے پاس موجود ہو۔ تو وہ مجھے عنایت فرمادیں۔ تاکہ عوام دیوی موصوفہ کے کلام سے بہرہ اندوز ہو سکیں۔ علاوہ اس کے دیگر ہمارے رشوں کی تصانیف بھی اگر قلبی صورت میں کسی صاحب کے پاس موجود ہوں۔ تو وہ مجھے عنایت فرما کر مشکور فرمادیں۔ تاکہ میں ان کو بھی شایع کروں اور پبلک ان کے کلام سے بھی نطف حاصل کر سکیں شرے۔

آپ کا مخلص خدمتگذار اے۔ کے۔ واپچو۔



# واکھیرہ ملی شوری

اومٹی اکوٹی اچھڑ پرم  
 سوٹی ما مالہ روم فندس منتر  
 سوٹی ما مالہ کٹہ پٹھہ گرم ہر روم  
 آس ساس تہ سنپنس سون (۱۰۱)

یہ نے صرف ایک ہی اکھر اوم پڑھا۔ اُسی ایک اکھر کو میں نے  
 دیا ہے جمالیا۔ وہی ایک اکھر میں نے دل روپی پتھر پر اچھی طرح سے  
 کندہ کیا ہے۔ راکھ تھی۔ اور سونا ہو گئی ہے۔

اومٹی آدھہ تے اومٹی سورم  
 اومٹی پھر پانن پان  
 انت تراوتھہ نیتھی بوسم  
 توئے پر دوم پر مس تھان (۱۰۲)

اوم ہی سب کا آدھہ ہے۔ میں نے اسی پر دھار کیا۔ اوم کو ہی  
 میں نے اپنا آدھار بنایا۔ اس جھوٹے سنار کو چھوڑ کر مجھے سچائی  
 محسوس ہوئی۔ اس نے میں نے پریشور کا ستھان پایا ہے  
 اومٹی چھو و تھپت اومٹی چھو سرن  
 اومٹی چھو پدیش آپر زان

## اومٹی پرن اومٹی سرن اومٹی بیت چھ زانی زان (۱۰۳)

اوم ہی سب کا آدھ ہے۔ اوم ہی پر وچار کرنا ہے۔ اوم ہی سچا  
آپدیش ہے۔ جو کہ ان پڑھ کو بھی روشنی دیتا ہے۔ یعنی اگیا فی سے  
گیا فی بن سکتا ہے۔ اوم ہی پڑھنا ہے۔ اور اوم پر ہی وچار کرنا ہے۔  
اوم ہی ہمیں سچے گیان سے واقفیت کرائے گا۔

آرس نیرہ نہ مدد شیرے  
نہ عیرہ نہ شور ناؤ  
مور کھس پرن چھوئی اومٹیں

یس ہوا بہ داندس بہہ تراؤ (۱۰۴)  
آؤ بخار سے کبھی میٹھے رس کی امید نہیں ہو سکتی۔ ایک نامزد کبھی  
بھی بہادر نہیں کہلایا جاسکتا ہے بے وقوف کو نصیحت کرنے ہاتھی  
کو جیسی کھجلی کرنی ہے جس بیل کو سستی آگئی۔ وہ چٹ نہیں ہو سکتا

بیر لنگس مشک نو مورے

ہون بست کو فور نیرہ زانہ

من بدھ گارہ من فیری زیرے

نتہ شاکہ ٹونگے نیری کیاہ (۱۰۵)

بہر (بہمان) کی ٹہنی سے خوشبو نہیں جائے گی۔ گتے کی  
چٹری سے کانور کبھی بھی نہیں نکلے گا۔ اگر تم من کو اسکی (ایشور) طرف  
لگاؤ گے۔ تو وہ آسانی سے تمہاری طرف آئے گا۔ ورنہ گیدڑ بھکیوں سے  
کچھ مطلب حاصل نہ ہوگا۔

ظہاؤ - نصیحت کرنا۔ سمجھانا۔ صرف زبان سے پڑھنا  
جس کے نام سے لکھا ہوا ایسا ہی بے نور ہو جیسا کہ گیدڑ کا چلانا ہے۔



کینشن دیتھم اور سے آلو  
کینشنو زٹھی آنالہ دیتھ

کینشن مس چیتھ اچھہ لچہ تالو

کینشن پیت گئے مالو کھت (۱۰۶)

کیوں کہ تو (ایشور) خود ہی بلاتا ہے۔ یعنی اپنا لوگرہ کرتا ہے  
کیوں نے دریائے جلم کا سار پانی پیا۔ یعنی کالا مال ہو گئے۔ کئی ہست  
ہو کر اوپر کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ کیوں کا فصل پاک کر ٹھیکہ دل

نے برباد کیا؟

کیا کرہ پائشن مین تہ کا مین

کوشن ییتھ لچہ کرتیم گئے

سارہی سمہ مین اکسی رزہ المین

ادہ کیا رزہ راوہے کا مین گھاو (۱۰۷)

میں پانچ (توتھ) دس (اندریاں) اور گیارہ (اندریاں اور مین)  
کو کیا کر دیں گی۔ جو اس ہانڈی روپی شری کو گھنگول کر چلے گئے یعنی  
وشیوں کے طرف لے گئے۔ اگر سب اکٹھے ہو کر ایک ہی رہی کو  
کھینچتے یعنی سب اندریاں ہر مانتا کی طرف لگ جاتیں۔ تب وہ گلے  
کیوں گم ہو جاتی۔ جو گیارہ کی ملکیت تھی۔ یعنی ایشور کے پانے میں  
کیوں محروم رہ جاتے؟

کھتہ مالوئے کھتہ مالوئے

کھتہ میان لیتی لال

منشر میدانس بندہ پٹی

ڈمب مہتہ ژلٹی شال (۱۰۸)

۱۔ دریائے جلم کا مطلب اقبال۔ ڈپانچ بھوت دس اندریاں اور اندریاں

ہے منہ میں ہیں تئیں ایک بات بتاؤں گی۔ میری بات بیش بہا ہے  
میدان کے اندر تم غافل ہو کر سو گئے۔ تو گیدڑ تمہاری اُجڑی یعنی  
انٹریاں وغیرہ لے کر بھاگ جائے گا۔ یعنی اگر تم سنار میں غافل  
رہ گئے۔ تو کال روپی گیدڑ تمہارا کام ختم کر دے گا۔

کس ڈنگہ تہ کس زراگہ

کس سر و ترہ تیلی

کس برس پوزہ لاگہ

کس پر مہ پد میلی (۱۰۹)

وہ کون ہے جو سوتا ہے۔ وہ کون ہے جو جاگتا ہے۔ وہ  
کون جھیل ہے جس سے کہ پانی ہر وقت نکلتا رہتا ہے۔ وہ کون سی  
چیز ہے۔ جو شو کی پوجا میں لائی جائے۔ وہ کونسا اونچا ستھان  
ہے جس کو تم حاصل کر سگے۔

امن ڈنگہ تہ اکول زراگہ

دیڑھ سر پانٹھ اندرہ و ترہ تیلی

سو وچار پونہ برس پوزہ لاگہ

پر مہ پد چیتن شو میلی (۱۱۰)

من سویا رہتا ہے۔ اور جب کہ یہ من "کول" سے نیچے آتا ہے  
تو جاگتا ہے۔ پانچ اندیاں ایک جھیل کے مانند ہیں۔ جو ہر وقت  
بہتا رہتا ہے۔ وہ پوتر چیز جو شو کی پوجا میں لائی جاوے۔ اپنے  
آتما کا چار ہے۔ وہ اونچا ستھان جس کو تم حاصل کر سگے۔ شو  
سروپ کا برہمن ہے۔

ط۔ لکار۔ ط۔ خواب غفلت ط۔ ہمیشہ۔



بھت تہ مودی نہ بھت تہ مودی  
 آدہ زن گنڈنگ کروہی نار  
 یکم ہو مالہ ہندہ پیل اکس پھردی  
 تھم ہو مالہ آدہ مودی نہ نہ انہ (۱۱۱)  
 کھا کر بھی مر گئے۔ اور نہ کھا کر بھی مر گئے۔ تب وہ کرودہ  
 اگنی میں جل گئے۔ جو صرف کاسنی اور اوپل ہل پر گزارہ کرتے ہیں۔  
 یعنی سنتوش کرتے ہیں۔ ہے منش! تب وہ کبھی نہیں مرتے  
 یعنی کبھی دکھی نہیں رہتے۔

گورن پرورہم ساسہ لے  
 یس نہ کہنہ ومان کس کیاہ ناؤ  
 پرشہ مان پرشہ مان آپس تہ ٹوس  
 کہنہ نس نشے کیاہ تان دراؤ (۱۱۲)  
 میں نے گورو دیو سے ہزار بار پوچھا۔ کہ اس کا کیا نام ہے۔  
 جس کو بے نام کہتے ہیں۔ پوچھتے پوچھتے میں تھک گئی اور بار  
 گئی۔ کسی چیز سے کوئی چیز نکلا۔ یعنی کسی چیز سے ایسی سوکھش  
 چیز نکلی۔ جو عقل سے باہر ہے۔

گورن مپنم کونوٹی وٹرن  
 ہبرہ وپنم اندری اٹرن  
 سوی مہ اللہ گوداکھ تہ وٹرن  
 توئے ہیوتم نئے نچون (۱۱۳)

گورو دیو نے مجھے ایک ہی پیش کیا۔ کہ باہر سے اندر کی طرف

۱۔ ایسی چیز جو عقل سے باہر ہے۔ ۲۔ آتا اور جاتا گیان ۳۔ شوکے  
 ساتھ ایکتا۔

چلی جاؤ۔ تو ہی میرے لئے نیم اور پدیش بنا۔ تب میں تنگی ہو کر  
ناچنی لگی :-

گر ٹہ چھو فیضانِ زیرے زیرے  
او ہو کی رائے گر ٹک ٹک ٹرل  
گر ٹہ یلہ فیروز تے زاویوں زیرے  
گوڑا تہ پلے گر ٹے بل (۱۱۴)

چکی آہستہ آہستہ پھرتی رہتی ہے۔ چکی کی درمیانی کیل ہی  
چکی کے کرب کو جانتی ہے۔ جب چکی گھومنا شروع کرے گی۔ تب  
گھنڈوں خود ہی چکی کے پاس بیٹھنے کے لئے پہنچ جائیں گے :-

گورس میل پو آہن ٹاٹن  
بیمین پشن سادھ کیاہ آسے  
یہ حال گورس راہ کیاہ ٹاٹن  
بمہمہ گورس میوہ کیاہ پیئے (۱۱۵)

گورو دیو کو کچا مانس کھانے کی خواہش ہوتی۔ کہ دوسرے پشتوں کا  
کیا ضرر ہوگا۔ یہ گورو دیو کا حال ہے۔ ششوں کا کیا قصور ہے۔ ہند  
بمہمہ روپی درخت سے کیا میوہ نکلے گا :-

گھاٹلا اک وچھم بوچھہ سیتی مران  
پن زن ہران پو اہ نے دادہ لہہ  
نیش بدھ اک وچھم وائس ماران  
تنہ نل بو پراران ژہوانم نہ پلہہ (۱۱۶)

ایک دانا آدمی میں نے جھوک سے مرتے دیکھا۔ جیسے پوہ کے پینے

طاہکوں۔



میں فوراً سے ہوا کے جھونکے سے پتے گرتے ہیں۔ میں نے ایک بے وقوف کو دیکھا۔ جو کہ اپنے باورچی کو مارتا تھا۔ تب سے میں اس دن کے انتظار میں ہوں۔ جب کہ مجھ سے دنیا کا یہیم چھوٹ جائے۔

نیم گرت گر با

ثر تس کر با پیٹی

مرہ بر وٹھی مر با

مرت تہ مرتبہ ہری (۱۱۷)

جب کہ تم اپنی ماں کے پیٹ میں تھے۔ تب تم نے ایک وعدہ کیا۔ وہ وعدہ تھیں کب یاد آئے گا۔ تہیں مرنے سے پہلے ہی مر جانا چاہیے۔ پھر جب تمہاری موت کا دن آئے گا۔ تب تمہارا مرتبہ بہت بلند ہو گا۔

تہ پیالیں تہ نہ زائیں

نہ کھے نیم ہند تہ نہ شوٹھ

شون چھس پتہ تہ

شون چھس بروٹھ (۱۱۸)

میں نے نہ کسی بچے کو جنم دیا۔ نہ ہی میں خود پیدا ہوئی۔ میں نے کاسنی اور سوٹھ نہیں گھائی۔ میں چٹہ کے پیچھے ہوں اور سات کے آگے ہوں۔

ناتھو بہ نو رانی منگئے

مہ راؤ تھن راج کرم کیاہ

ط۔ کام۔ کرودھ۔ ٹوبہ۔ مہ۔ استکار۔ آبان۔ ہا۔

یہ گوم لیکھت تہ ماہرم  
 ہرم ہرم تہ ہرم کیا (۱۱۹)  
 ہے پر ماتا میں رانی بننا نہیں مانگتی۔ راون کی بڑی سلطنت مجھے  
 کس کام کی ہے۔ جو میرے ماتھے پر بکھا گیا۔ وہ کون بٹا سکتا  
 ہے۔ چوہے کاٹے گا۔ چلا جائے گا۔ میرے سے کیا چلا  
 جائے گا؟

نفسی بیون چھوٹی مدہستوی  
 آمہ ہیس مننم گریہ گریہ بلہا  
 لچھ مننہ ساسہ مننہ اکھا لوتی  
 نتہ ہست نم ساری تل (۱۲۰)  
 میرا نفس ایک سنت ہاتھی کے مانند ہے جو ہاتھی مجھ سے ہر  
 وقت بل یعنی خوراک مانگتا ہے۔ لاکھوں اور ہزاروں میں سے  
 کوئی ایک بچتا ہے۔ ورنہ یہ ہاتھی ہر ایک کو اپنے پاؤں کے  
 نیچے کھال ڈالتا ہے؟

ناید بورس اٹھ گنڈ ڈیول گوم  
 دن کار ہل گوم بکھ کیوہ  
 گورہ سوند ونن راون یولیم  
 پہلہ رست کھیول گوم بکھ کیوہ (۱۲۱)  
 غائب کے بوجھ کا گانٹھ میرے کندھے پر ڈھیلا پڑ گیا۔ دن کا  
 کام میرے واسطے اٹا ہو گیا۔ تو میں کیسے کامیاب ہو سکوں۔ گورو  
 کے شبہ میرے واسطے نہر قاتل ہو گیا۔ میرا یوٹر بغیر گڈ ریا یعنی  
 ڈھیلے جاتے گا۔ طے۔ بہت مشکل۔



رہبر کے ہو گیا۔ میں کیسے کامیاب ہو سکوں :-

ترا لُن چھو وُز ملہ تہ تر ٹے

ترا لُن چھو مندُن کٹے کار

ترا لُن چھو پنن پان کڈن گر ٹے

ہمتہ مالہ منتوش واپہ پانے (۱۲۲)

برداشت کرنا بجلی کا چمکنا اور گرنا ہے۔ برداشت کرنا دپہر کے

وقت اندھیرا ہونا ہے۔ برداشت کرنا اپنے آپ کو چلتی ہیں سے

گزارنا ہے۔ ہر پیارے! استغش کر کیونکہ جو کچھ تمہارے

ماتھے پر بکھلا ہے۔ وہ تمہیں ضرور ملے گا اور سچ

شری دیوہ گر ٹس تہ دہر ٹھی سترک

شر سے دیوہ وقت کر نزن پیران

شری دیوہ ٹھہرہ روستی وُزک

کس زاہد دیوہ چون پرہ مان (۱۲۳)

ہر پھاتا! تو ہر کسی جگہ اور سارے جہاں میں موجود ہے

تو نے ہی سارے غریب دھاریوں کو پران دیئے۔ تو بغیر بجائے

بجھتا ہے۔ تمہارا اندازہ کون لگا سکتا ہے جو

شر من شربت دیوتہ پن پانٹ

بیو تھ کیاہ ووو تھ تھ پھلی سدی

موس اپدیش نے رینر دوس

کن واندس گور آپرت روو (۱۲۴)

طا جو قنٹ میں لکھا ہے وہ خود بخود ضرور ہونے لگا۔ وہ موجود ہے

۳۰ اندازہ۔

تم نے چٹری کاٹ کر اپنے واسطے بیخ کاٹھ دی۔ ایسا تم نے کیا  
 بیخ بویا۔ جس کا پھل تم کو ملے گا۔ مگر کہ کو نصیحت کرنی جیسی گنبد پر  
 بانٹ پھینکے ہیں۔ ۵۰ ایسے ہی ضایع ہونگے۔ جیسے کہ بھورے بیل کو  
 گھوڑا کھلانا ہے ۛ

چت امر پٹھ تھوڑے  
 تہ تراو تھوڑا لاکھ زور  
 تہ تہ نوشیدین کے سب  
 دودھ شربت کو چھ نو موڑے (۱۲۵)

اپنے چت کو امر پر مانتا پر لگانا چاہیے۔ اگر تم نے سچے راستے  
 کو چھوڑ دیا۔ تو تمہارے خیالات و غیوں کی طرف لوگ جائیں گے  
 وہاں پر شک نہیں کرنا چاہیے۔ بلکہ حوصلہ کرنا چاہیے۔ خیالات  
 دودھ پینے والے بچے کی طرح ہیں۔ جو کہ ماں کی گود میں چنچل رہتا

ۛ  
 ثر امر چھتر رت سنگھاسن  
 ہادو۔ ناہ رت۔ تولہ پیریاک  
 کیا مانت یتہ ستھرا سہ دن  
 کوہ زن کا سہی مرن خینکھ (۱۲۶)

ثر امر۔ چھتر۔ رتھ۔ سنگھاسن خوشی۔ ٹھیکر ایک نرم پسترو  
 ان میں سے کوئی بھی اس سناریں پایدار نہیں۔ آرائے ان سے  
 تمہارے مرنے کا خوف کیسے چلا جائے گا ۛ

کیا ہ بوطرک موہ بھوہ ہدرہ وار  
 سو تھ۔ لوہرت پچا تم پینکھ

طہ پامقا۔ طہ شک کرنا۔ ۳۔ اگین روپی اندھیرا۔



یہیم ٹھہر کر نئے کالہ چھوڑ دے

کوہ نران کا سٹی مرنب شینکھ (۱۲۷)

تم موہ۔ مایا میں ہیں سنار روپی ساگر میں کیوں ڈوبے ہو۔ جب  
تم نے سٹھ توڑ دیا۔ تو تھارے سامنے اندیرا چھا گیا۔ مقررہ وقت  
پر یہ تم کو بڑی گت کر کے لے جائے گا۔ اس لئے تھارے مرنے کا  
خوف تم سے کون ہٹائے گا ؟

کرم نہ۔ کارن تیرہ کو سبھی

یوہ لیک پر تو کس انک

وٹھ کہس سو ری منڈا ٹوہیت

توئے ٹر لئی مرنب شینکھ (۱۲۸)

کرم دوہیں۔ اور کارن تین۔ ان پر تو کبک یوگ سے ابھیا سا کر۔  
پر لوک میں ایسا کرنے سے تھارا سدا رہے گا۔ اس لئے اٹھو اور  
سورج منڈل پر چڑھ کر اسے غمزدہ کرو۔ ایسا کرنے سے تھارے  
مرنے کا خوف تم سے دور ہو گا۔

گیانک امبر پور تے

یہیم پند لہ پ تپ تم ہر وہ انک

کارن پر نہ وک لے کر لے

چیت جوتہ کاسن مرنب شینکھ (۱۲۹)

اپنے آپ کو گیان روپی کپڑوں میں پہنا کر۔ ان واکیوں پر  
دل میں دھیان دے۔ جو س نے کہے ہیں۔ پندریعے اوم کے  
مدد سے اس نے اپنے چت روپی جیوتی میں لے کیا۔ تب ایسا

کرتے سے مرے کا خوف دُور ہوا ۛ

چھوٹی گونہ چھوٹی ناگوئے

وچھم اور یور ناگوئے

وہ یہ پھل تے مول ناگوئے

چھوٹی ٹٹا رن تہ گارن ناگوئے (۱۳۰)

وہ (ایشور) کہیں ہے اور کہیں بھی نہیں ہے۔ میں نے اُس

کو ادھر ادھر کہیں نہیں دیکھا۔ یہ قدرت کا پھل ہے۔ اُس کی

کوئی قیمت نہیں۔ اُس کے تلاش کرنے کی ضرورت ادھر ادھر

کہیں نہیں ہے۔ بلکہ وہ ہر جگہ موجود ہے ۛ

نہ تم پر اوست و بھو نو تر مہو ندم

لو بھون۔ بھوگون ہرم نہ پمے

سموئی آمار سبھاہ نہ و نم

تہ و م دکھ و ا و پو لم دے (۱۳۱)

جسم پاک میں نے ایشوری کی خواہش نہیں کی۔ لالچ اور عیش و

عشرت کی پناہت نہیں کی۔ ٹھوڑا سا کھانا بھی کافی سمجھی۔ میں نے

دکھ۔ درد اور غربت برداشت کی۔ اور ایشوری کی پوجا کرتی رہی ۛ

زانہ ما نا ڈی ذلی رت

رت رت۔ ورت۔ رت رت کلش

زانہ ما آدہ رن تہ رہا رت

شو چھوئی کر ورت تے زین اپیش (۱۳۲)

و خوش حالی و پوجا کی۔



کاش میں ناڈی ذلی کو من میں تابو کرنا جانتی۔ تب میں کلیش و کا طیتی  
 بانہ صحتی اور جاتی۔ اور میں رس اور رسا بن کو بھی جانتی۔ شدہ کا پانا مشکل  
 ہے۔ اس آپیش کو اچھی طرح سے جانو پو

زرو و من دود تے داوہں سکرے  
 سکرے کرک تہ فرک نہ زانہ  
 سکرے نئے کرک آم و لم کرک  
 بڑی دود تہ بلک نہ زانہ (۱۳۳)

شریکے ساتھ بیماری ہے۔ بیماری میں پرہیز کرنا لازمی ہے  
 اگر پرہیز کیا۔ تو کبھی نہیں مروگے۔ اگر ناپرہیزی کی۔ اور لاپرواہی  
 تو بیماری بڑھ جائیگی اور کبھی بھی صحت یاب نہیں ہو جاوے گا:

مٹو مٹو مدر تے مٹو مٹو زہر  
 یس یو تہ زونک جن بھاؤ  
 یکم پتھ کرئی کل تہ کھر  
 سوا تہ شہر و اتھ پو (۱۳۴)

کڑوا میٹھا ہے۔ اور میٹھا کڑوا ہے۔ جس نے جس کی خواہش ظاہر  
 کی۔ اور جس نے خواہش کی۔ اسی پر مستقل رہا۔ وہی اس شہر  
 یعنی منزل مقصود کو پہنچ گیا:

تم چھ منش تم چھو رشی  
 یمن ہمہ منہ منہ منہ منہ  
 رشت تہ بو رشت رشت رشت  
 قوٹ مہر تہ بانس پیر رگینو (۱۳۵)

ط ناپرہیزی ط اندریوں کا تابو کرنا۔ ط خواہشات کو پورا کرنا۔ غیر

وہ انسان نہیں۔ بلکہ رشتی ہے۔ جنہوں نے من سے شہریر کو  
 بھول دیا۔ بڑا اور بوڑھا ہو کر دوسرا تمہاری پرورش کیا کر سکتا ہے۔  
 جیسے ٹوٹے ہوئے برتن میں بھی ٹھہر نہیں سکتا :

تمہ منہ گویں بہ تس کوئی  
 بوڑم تک گھنٹہ و زمان

تہہ جایہ دہارنایہ دہارنا و زرم

آکاش تہہ پرکاش کورم سرہ (۱۳۶)

میں تن من سے اس کی (ایشور) طرف لگی رہی۔ میں نے سچائی  
 کے گھڑیاں بکتے سنے۔ میں نے اُسی جگہ استقلال سے تپسیا  
 کی۔ تب میں نے آکاش اور پرکاش کا گیان حاصل کیا :

تہہ پرے یں۔ کوہ نوڑا جن

میں۔ رس کوہ اوہونا جن گیس

شانتن ہنتر کرے تہہ اولہ وا جن

اندزم گاہ یلہ شہر پیوس (۱۳۷)

ایک چنگاری جو اُس پر پڑی۔ تو اُس نے کیوں برداشت نہیں

کی۔ شراب اُس کے ناپیوں میں کیوں چلا گیا۔ اُس نے سادھوؤں

کے بریا کا وزن اور قیمت گھٹا دیا۔ جب کہ اُس کی اندر کی رشتی

تہہ چھوئی نہ کیوں تہہ چھوئی نہ کیوں

وتہہ مالہ من کہ تہہ پڑاں چھوئی

سورئی سوہر تہہ تہہ چھوئی پڑاں

وتہہ مالہ ان کہ تہہ پڑاں چھوئی (۱۳۸)

طا آنا کر سچہ لینا۔ طا کرات کرنی فردغ کی۔ طا۔ خندہ۔ طا باقی رہتا ہے۔



تمہارے نیچے ایک گہری کھاٹی ہے۔ اور تم اس پر ناپتے ہو۔ ہے  
منش تمہارا دل یہ دیکھ کر بھی کیسے برداشت کرتا ہے۔ سب کچھ حاصل  
کیا ہوا یہاں یہی چھوڑنا پڑتا ہے۔ ہے منش یہ دیکھ کر تم سے نفرتی  
کیسے کھاٹی جاتی ہے؟

دُمن بستہ و تو دل  
و منش بستہ و زمان کھار  
ششبرس سون گزہ ہی حاصل  
و نہ چھے شکل تہ ترانڈن یار (۱۳۹)  
تم اپنا دل پھونکنے کی طرف لگا۔ جیسے کوہار پھونکنے میں پھونک  
بھرتا ہے۔ ایک کرنے سے تمہارا دوسرے میں تبدیل ہوگا ابھی  
سویرا ہے۔ تو اپنے دوست (ایشور) کی تلاش کر پڑ  
سدرس نو لبھی ساحل  
نہ تہہ شمع نہ تہہ تار  
پہ کہ پیدا پہ واد تل  
و نہ چھے شکل تہ ترانڈن یار (۱۴۰)

سمندر کا ساحل پانا بہت مشکل ہے۔ جس پہ نہ کوئی ہے نہ  
پار جانے کا کوئی ذریعہ ہے۔ تم پہ پیدا کر چھوٹے کہ تم  
پر واز کر سکو گے۔ ابھی سویرا ہے۔ تم اپنے پیچھے دوست (ایشور)  
کی تلاش کر پڑ

خاموہ بہکہ کہے۔ قدم مثل  
ہوشیار روز تہ ترانڈن یار

دلیہ اور اگلے دو اکھبہ ملی غوری نے تنور سے نکل کر شاہدان کو کہے ہیں۔

تراک نئے تہ چوک جاہل  
 دہن چھے سُل تہ شلڈان یار (۱۴۱)

اد غافل آدمی۔ ذرا تیری سے چل۔ ہوشیار ہو جاؤ اور دل کے بُرے خیالات چھوڑ دے۔ اگر ایسا نہیں کر دے۔ تو تم بڑے بیوقوف ہو۔ اس نے ابھی سویر ہے۔ تو اپنے سے دوست (ایشور) کی تلاش کر دے

دُمر دُمر ادھکار مہن پر نو دُمر  
 پائے پران پائے بوزان  
 سوسم پدس اسہم گوہم  
 تلبہ نل ابو واٹس پرکاش تھان (۱۴۲)

ہر وقت میں نے ادھکار کے منتر کا ہی اُچارن کیا۔ خود ہی میں پڑھتی رہی اور سنتی رہی۔ سوسم پد سے میں نے اسہم کو بٹا دیا۔ تب میں نل گیان مارگ پر پہنچی۔

دیشہ آس دیش دیش تیلٹ  
 تزلت شوٹم شنبہ آدہ واؤ  
 شوٹی ڈوٹھم آشایہ شایہ میلٹ  
 شنبہ تہ ترہ ترشکس تہ شوٹی ذراؤ (۱۴۳)

دیش دیشوں کو پھر کر میں اپنے دیش میں آئی۔ میں شنبہ اور ہوا کو کاٹ کر اس میں سے گزری۔ ہر جگہ میں نے شوٹی شوٹم جوڑ پایا

چھ اور تین کو بند کیا۔ تب بھی کیل شنبہ ہی رہا  
 دُمی ڈوٹھم ند وہمہ دُنی  
 دُمی ڈوٹھم سم نتہ تار

صل پھر کر۔ ص چھ واس۔ ص ایتن لک۔ صکے آوا۔ ص پل۔



دُجی ڈیوٹھم تھہر پھلہ وونی

دُجی ڈیوٹھم اُگل نہتہ خار (۱۵۴)

ایک وقت میں نے بہتی ہوئی اندھی دیکھی۔ ایک وقت میں نے ناہی  
پل دیکھا۔ ناہی پار جانے کا ذریعہ دیکھا۔ ایک وقت میں نے کھلی  
ہوئی میل دیکھی۔ ایک وقت میں نے ناہی پھول نہ ہی کاٹا دیکھا

دُجی آسٹس بوکٹ کورا

دُجی سپنس جوان پور

دُجی آسٹس پھیران تھوران

دُجی سپنس ورت سور (۱۵۵)

ایک وقت میں ایک چھوٹی کنیا تھی۔ ایک وقت میں پوری جوان  
ہو گئی۔ ایک وقت میں ادھر ادھر پھرتی رہتی تھی۔ ایک وقت میں پھر  
جل کر اکھ ہو گئی۔

دُجی ڈیوٹھم شبنم پوان

دُجی ڈیوٹھم پوان سور

دُجی ڈیوٹھم ابہ گہ راس

دُجی ڈیوٹھم آدھس نور (۱۵۶)

ایک وقت میں نے شبنم پراتے دیکھا۔ ایک وقت میں نے گہر  
پراتے دیکھا۔ ایک وقت میں نے اندھیری رات دیکھی۔ ایک وقت میں  
نے دن کی روشنی دیکھی۔

دُجی ڈیوٹھم گج ذنہ وونی

دُجی ڈیوٹھم دہہ نہتہ نار

ہاٹھ تھتے ہوئے۔

دو جی ڈیٹیم پانڈون ہنرمائی

دو جی ڈیٹیم کراچی ماس (۱۴۷)

ایک وقت میں نے جیٹے کو روشن دیکھا - ایک وقت میں نے  
ناہی دھواں دیکھا اور ناہی آگ جلیجی - ایک وقت میں نے پانڈوں  
کی مال دیکھی - ایک وقت میں نے کہا م کی ماسی دیکھی :-

دو چ کرے دارہ برتر پر  
پر ان پچھڑے تہ دیٹیم ڈم  
ہر تہ چہ کو پھسارند گندم

اوم کے چو بکھ تہ ٹیس بم (۱۴۸)

میں نے اپنے شریر روپی مکان کے دروازے اور کھڑکیاں بند  
کیں - پر ان چوروں کو پکڑ کر میں نے امداد کے لئے پکارا - اور اپنے  
بل روپی کو ٹھہری میں ان کو بند کر کے اوم روپی جا بک سے  
خوب مارا یعنی تباہ کیا :-

دہہ تارہ دنیا میں طبع ہالہ بم

پتو نہ و نم کتہ نہ کتہ کیا

ماؤسہ للہ امہ علماء پورم

پورہ پورہ کورم پورم نہ زانہ (۱۴۹)

چند دن آکر میں نے دنیا میں اطمح کیا - بعد میں میں نے ہی کی  
اصلیت جان لی - کہ یہ کچھ بھی نہیں ہے - مجھ مل نے بڑی خواہش سے  
تعلیم حاصل کی - میں پڑھتی رہی لیکن اٹھا کرنے سے ایشور کو تپس پایا

حلا - امداد حلا مارا - حلا - پراتا کو پراپت کیا -



چھینس اور بس نرین نراندہ ہر

سمندر بس نراندہ ہر کدیت وقتہ

ہرند بس روگن بس ویدانہ

موروسن زورم نہ پرنٹ کچھ (۱۵۰)

یہ ممکن ہے۔ کہ میں دکھنا میں ابر کو ہٹا سکوں۔ یہ بھی ممکن ہے۔

کہ میں سمندر کو ایک نالی کے ذریعہ خالی کر سکوں۔ اور یہ بھی ممکن ہے

کہ روگیوں اور کوڑیوں کو میں علاج کر سکوں لیکن یہ ممکن نہیں۔ کہ

میں ایک مورکھ کو ایڈیٹس کر سکوں۔

وگس باغس دور کر گاسل

آوہ دوہ نوئی ہمیر زلہ باغ

موت انگاہ نے عمر ہر ہند جاہل

موت چھوئی پتہ پتہ تحصیلدار (۱۵۱)

اپنے دل روپی باغ سے گھاس پھوس دور کر۔ تب ممکن ہے۔ کہ

تہا رائگس کا باغ پھولے گا۔ مگر کرم سے زندگی کی کمائی مانگیں گے

موت تہا رہے تھے تحصیلدار کی طرح لگا رہے۔ یعنی جیسے تحصیلدار

مالیہ کے لئے پیچھے لگا رہتا ہے۔

پتہ پتہ کرا ان نرل سو ہند ان

بڑ یوک تمنی امم بھاؤ

فاسٹر پزان ہیکھا لبان

فاسٹر پزان تہ پزان چھس (۱۵۲)

وہ ایسے پڑھتے رہے۔ جیسے کوئی پانی کو منہ تباہ ہے۔ یعنی پانی

حاجہ سلطان۔ حاجہ سبھانا۔ حاجہ منور دہی۔

منتھنے سے کوئی فائدہ نہیں۔ ایسے لوگوں کو اہم بھاؤ یعنی ضرور پیدا ہوتا ہے۔ شاستر پڑھ کر وہ لوگوں میں دکھاوا کرتے ہیں۔ میں نے شاستر پڑھا۔ اور پڑھتی رہتی ہوں۔ یعنی مطلب کو جان گئی ہے۔

پہلے تم پر دم اُٹھتی پھر دم  
کیستہ آؤں وہ دم ٹٹ شال

پہلے دم ہر پانس پر دم

آؤں گو تم معلوم تہ زمی نم مل (۱۵۳)

جو کچھ میں نے پڑا۔ اسی پر عمل کی جو میں نے نہیں پڑھا تھا۔ وہ بھی پڑھا۔ میں روپی شیر کو میں نے خواہشات روپی جنگل سے نکال کر ایک گیدڑ کی طرح بنایا۔ یعنی قابو کیا۔ دوسروں کو اپدیش کیا۔ اور خود میں پر عمل کی۔ تب مجھے اصلیت معلوم ہو گئی۔

اور میں ان جیت لیا یعنی کامیابی حاصل کی ہے۔

پہلے نہ تو کو کن چھک پر نان  
پانس چھوئی نہ گڑھاں کنن  
پہلے پانس رچ چھوئی ناٹہ کنان

پانس نہ پوٹھان پکے منڈ نہ کن (۱۵۴)

اپدیش کرنے والے۔ تو لوگوں کو اپدیش کرتا ہے۔ لیکن خود تم پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ گویا یہ آواز ہمارے کانوں تک نہیں پہنچتی۔ جس طرح کسائی مانس پہنچتا ہے۔ اور اپنے لئے پشو کی ٹانگ اور کان تک بھی نہیں بچتے۔

دل روپی شیر۔ دیکھنا کا خواہشات روپی جنگل۔ اپدیش کرنے والا



پُرزن مُتَلَبِ یالِیٰں مُرَلَبِ  
 سچ گارنِ شوکھم تہ کروٹھ  
 ابھیاس کے گھنٹھکاشا ستر موٹھ  
 چیتن آنند نشی گوم (۱۵۵)

پڑھنا آسان ہے۔ لیکن اس پر عمل کرنا مشکل ہے۔ سچائی اور  
 اصلیت کی تلاش کرنا بہت ہی شوکھم اور مشکل کام ہے۔ بہت ابھیاس  
 کرنے سے میں شاستر بھول گئی۔ تب مجھے سچی خوشی کا پتہ چھا۔

پُرانِ پُرانِ زو تال بھوچم  
 ترہ یوگیہ کرے تجھ نہ زاشہ  
 سمرن فران نہٹھ نہ لچ گچم  
 منج روٹی مالہ تراجم نہ زانہ (۱۵۶)

پڑھتے پڑھتے میری زبان اور نالو گھس گئے۔ تمہارے لائق مجھ سے  
 کوئی کر یا نہیں ہو سکی۔ مالا پھرتے پھرتے میرا انگوٹھا اور انگلی گھس  
 گئی۔ لیکن میرے دل کی دونی کبھی دور نہیں ہوتی؟

چھتھ تہ بوزت برہمن شرمہ  
 اگر گھٹن تہندہ ویدہ سیتی  
 بلنج سن ورتھ قساوان ملن  
 موہنت من گڑھاک اہنکاری (۱۵۷)

پڑھ کر اور سن کر برہمن برہنٹ ہو جائیں گے۔ ان کے وید پڑھنے سے  
 دنیاؤں کے منے بھی چپ جائیں گے۔ وہ پٹن کا مال ملن پہنچا دیں گے  
 یعنی بڑے کرم کریں گے۔ یہ سچ کام کر کے بھی وہ معروف ہو جائیں گے۔  
 طا۔ پراتا کی تلاش طا لغت۔ طا چتری کر کے۔

پیش ہا مال پر دم تہ پائش دو دم  
و نہ کس نلہ چھوئی نہ پائش راہ  
واہ گوم و نس یہ کیا ہ کر دم  
گنوجی است سو زم نہ مہ لاندہ (۱۵۸)

غیروں کو میں نے نصیحت کی۔ لیکن خود غافل ہی۔ میں کس کو کہوں گی  
یہ مجھے اپنا قصور ہے۔ میرے دل میں افسوس ہے۔ کہ میں نے کیا  
کیا۔ وہ ایک ہی تھا۔ مگر یہ جاننا نہ سکی تھی

جو قصہ کیا جان چھٹ ندرہ چھوئی  
اصلی کھنڈر اندہ سنی نور  
پہ ان لیکھان و کھنڈر گجی

اندہم دوئی زانہ تر وجی نور (۱۵۹)

شکل صدمت کیا ہی تمہارا مہم ہے۔ لیکن دل تمہارا پتھر کے  
ماندہ ہے۔ اصلی باسٹ تمہارے دل میں کبھی نہیں کھلب گئی۔ یعنی  
اصلی مطلب نہیں سمجھتے۔ پڑھتے اور کہتے تمہارے ہونٹ اور  
انگلیاں گھس گئیں۔ لیکن اندر کا رویہ بھلا نہیں دیکھتے

بہ و نچھ کالہ آہنی تھنی کیرن  
ٹنگ تر و نچھ پون تریرن ہیت  
ماچہ کورہ آکھہ و اس کرت پیرن

دو مہر دن برن پر دن بیت (۱۶۰)

آنے والے سمی میں حالات ایسے ہونگے۔ کہ ناسہ پائی اور سیب  
خریائی کے ساتھ بے وقت پک جائیں گے۔ مای بیٹ مای بیٹ ہلاک

وا۔ غلط دستہ برنگی۔ وا۔ قصور۔ وا۔ جرم۔ وا۔ حالات۔ وا۔ پائش۔



نکل جائیں گی اندر غیروں کے ساتھ سارا دن گزار دیں گے :

بہر بہ کرم کرہ پترن پانسو  
از زن بہ زن بیس ایو تھیت  
انتہ را کہ رست پشترن سواتس  
ادہ یور گزہ تہ تور چم ہیوت (۱۶۱)

جب کرم میں کر دلی اس کا پھل میں نے بھوگنا ہے۔ دوسرے کو  
اس کے کرنے سے یا فحش سے کیا غرض ہے۔ اگر آخرین میں تمام کرم  
نہ کام بھاؤ سے پر ماتک رہیں کر دیں گی۔ پھر جہاں بھی میں جاؤں گی  
وہاں میرے واسطے ضرور بھلائی ہوگی :

مویس گنیانج کتھ نوونزے  
مخرس گور دتہ راوی دہہ  
بیکہ شاتھس پھل نوونزے  
راور زہہ کم یا جن تیل (۱۶۲)  
مورکو کو گیان کی باتیں نہیں کہیں چاہیں۔ گدھے کو گڑ دینے  
سے صرف دقت ہی ضایع ہو گا۔ تیلی زمین میں بیج نہیں بونا چاہیے۔

ناہی بھو سے کی روٹیوں پر تیل ضایع کرنا چاہیے :

میتھیا کٹ است تر دوم  
نیش کریم سوی اپیشا  
زاس اندر اکیول زوئم  
انس کھنس کس چم ریشٹا (۱۶۳)

میں نے فضول باتیں نہ کہ بازی اور جھوٹ بونا پھوڑ دیا اور اپنے

طرح فرمایا واسطہ بھلائی اور جیہوں میں جہ نفرت

من کو بھی اپدیش کیا۔ تمام جیوؤں میں میں نے کیوں پر ماتا دیکھا۔  
مجھے بھین کھانے سے کیا نفرت ہے؟

موڑہ کرے جھے نہ وارن تہ بارن

موڑہ کرے جھے نہ وارن کاہ

موڑہ کرے جھے نہ پانچ گن وارن

سہرو گمارن چھوئی اپدیش (۱۶۴)

ہے موڑ کھ کرم کرنا۔ برت رکھنا یا کھانا نہیں ہے۔ ناہی کرم کرنا

ایکا دشی کا برت رکھنا ہے۔ ہے موڑ کھ ناہی کرم کرنا پانچ گن کے

بیج بیٹھنا ہے۔ بلکہ پر ماتا کا تلاش کرنا ہی سچا اپدیش ہے؟

میش ایہ نہ پرکاش گئے

چنیں میو نہ تیرتھ کاہنہ

دیں میو نہ باندو گئے

بھیں میو نہ شکھ کاہنہ (۱۶۵)

پر ماتا کے گیان کے برابر کوئی روشنی نہیں ہے۔ پر ماتا کے تلاش

کے برابر کوئی تیرتھ نہیں ہے۔ پر ماتا کے برابر کوئی رشتہ دار نہیں

اور پر ماتا کے بھے کے برابر کوئی شکھ نہیں؟

بابا نصیر الدین اوزند رشی صاحب نے کہے ہیں جن کے جواب میں

گنگہ میو نہ تیرتھ کاہنہ	میش ایہ نہ پرکاش گئے
رہ میو نہ شکھ کاہنہ	دیں میو نہ باندو گئے
چنیں میو نہ تیرتھ کاہنہ	میش ایہ نہ پرکاش گئے
دیں میو نہ شکھ کاہنہ	چنیں میو نہ باندو گئے

حل۔ گیان کا تلاش حدت۔ حدت رشی۔

۱۶۵ کا کہنا ہے۔



مار کھ مار بونہ کام کر و دھ لوکھ

نتہ کان نرت مار لے کان

میٹنی کھن وکھ سو وچار شتم

و شے تہند کیاہ کیو تھ نران (۱۶۶)

تم کام کر دھ اور لای روپی دیوٹوں کو مار دو۔ یعنی اندریوں کو  
قابو کرو۔ ورنہ وہ تیر مار کر تھیں ہی مار دیگے۔ من میں وچار کر کے  
تم آتمہ سروپ کی پہچان لو۔ تب تھیں معلوم ہو گا۔ کہ وہ کتنے ہی  
نا پائدار ہیں۔

موٹرس پر وٹن چھوئی موٹوال ٹن

موٹرس پر وٹن چھوئی موٹوال ٹن

موٹرس پر وٹن چھوئی سمندر پورن

موٹرس پر نران راوی مہمہ (۱۶۷)

مورکھ کو نصیحت کرنا ایسا ہی مشکل کام ہے۔ جیسا کہ بال کو چیرنا۔  
مورکھ کو نصیحت کرنا جیسے ایک پہاڑ کو چھوٹے چھوٹے پتھروں سے  
کھڑا کرنا ہے۔ مورکھ کو نصیحت کرنا جیسے ایک سمندر کو خشک کرنا ہے۔

در اصل ایک مورکھ کو نصیحت کرنا اپنا ہی وقت ضایع کرنا ہے۔

منہ چھہ ہیکل کر تہ ہنم

یلہ ہڈن گیدن آسن تراوہ

یورک جامہ کر ست نہ نریم

یلہ اندرم خارک روڑم وارہ (۱۶۸)

میں شرم کی زنجیر سے تھپ چھوٹوں گی۔ جب کہ مجھ میں لوگوں کا  
طا آتمہ سروپ کا نصیحت کرنا ہے۔ چھوٹے چھوٹے پتھروں سے پہاڑ بنا کر رہا

بڑا جھلا کہتا یا ہنسی مخمل کا برداشت پیدا ہو جلتے یہ شرم روپی جامہ  
تب میرا مل جاتے گا جب کہ میرا من روپی سانپ ایک ٹکڑے کا ہے

رت یہ کرو مجھ سو رہی پنہم  
کتنے نہ یوزن اچھن نہ بھاؤ

اور گ دیون یہ فونڈہ ووزم

رقن دیمپ پر نرم ووزنہ واؤ (۱۶۹)

بھلا اور بڑا تمام مجھ کو پیش آئے۔ کانوں کی شنوائی اور آنکھوں کی  
بینائی بھی جاتی رہے۔ جب کہ میرے من میں پر ماتا دیو کی آواز  
شنائی دیگی۔ تب میرے من میں گیان روپی دیا آندھی سے پنج  
کر بھی جلتا رہے گا۔

یہ کیا ہے آست کیوت رنگ گوم  
سنگ گوم تریت بدیدنے دگر

سارنی یڈن گندی وکھن پیچ

نکہ مہ ترنگ گوم لکہ کہہ شاستے (۱۷۰)

یہ کیا تھا اور مجھے یہ کیا پیش آیا۔ مجھے کسی نامعلوم دیکھ سے سہارا  
چھوٹ گیا۔ تمام دیکھیوں کا مجھے ایک ہی آپدیش ملا۔ میں  
ملا ایک جھیل میں بڑی ہوں۔ اور کچھ معلوم نہیں۔ کہ میں کس کنارے  
پر پہنچوں گی۔

یہ کیا ہے آست کیوت رنگ گوم

رنگ گوم تریت بدیدنے دگر

سارنی یڈن گندی وکھن پیچ



تالو راز واپہ ایک پھان مہم  
جان گوم زور ہم پان پٹنوسی (۱۷۱)

یہ کیا تھا اور مجھے یہ کیا پیش آیا۔ ہر ایک بات میرے لئے اعلیٰ  
جو گئی۔ اور مجھے کچھ بھی سمجھ نہیں آتا۔ کہ میں کس کنارے پر پہنچوں گا  
چھت بنوانے کے لئے مجھے ایک نا تجربہ کار تر کھان ملا۔ یہ  
میرے لئے اچھا ہی ہوا۔ کہ میں اپنے آپ کو خود ہی پہچان لوں گی :-

یت بو گیس تہہ اول سو  
تہہ ڈیوٹھ موں سو  
کنش تر سینگ دول سو

سوئی یے سو بو کو سہ (۱۷۲)

جہاں جہاں میں گئی۔ وہاں وہی موجود تھا۔ وہاں میرے وہی  
پتا روپی ایشور کو دیکھا۔ اس کے کانوں میں کڈل ہیں۔ وہ تو وہی  
ہے۔ میں کون ہوں :-

یس ہو مالہ ہڈم گیم مسخرہ کرم  
سوئی ہو مالہ منس خرم نہ زراہہ  
شوینٹ یلہ انوگرہ اکرم

گوکہ ہند ہڈن مہہ کرم کیاہ (۱۷۳)

جے منس اچ مجھے ٹھٹھا محول اربڑا بھلا ہے۔ اس کو میں  
کبھی دل سے نفرت نہیں کر دوں گی۔ جب شرمجہ پر اپنا انوگرہ لگا  
تب لوگوں کا ٹھٹھا محول مجھے کیا کر سکتا ہے :-

وہ عانیشتان محل صر نا تجربہ کار۔

یہ یہ کرہ سوئی اڑن

یہ رہنہ اوڑن تم قی متھن

یہ بیتھ نگم وئیں پیرہ نری

سوئی پیرہ نیشیون متھن (۱۶۴)

جو جو کام میں نے کیا۔ وہ بھی کی پوجا ہے۔ جو بات میں نے  
زبان سے نکالی۔ وہ اسی کا منہ ہے۔ یہ واقفیت میرے شہریر  
کے ساتھ وابستہ ہوگی۔ تمام پشت شکوں کا لب لباب شہر کی  
واقفیت ہے :

رنگس منہ چھوئی پھون پھون

سوئی تراکب برک شکھ

شرکھ ریش تہ ویری گاک

ادہ ویشک شو شند مکھ (۱۶۵)

ڈراما کے سٹیج پر جسے مختلف بھیسوں میں مختلف شکلیں نظر  
آتی ہیں۔ ان کے جاننے کی تلاش کر۔ اپنے آپ میں برداشت  
کرنے کی تسکین اگر بڑا ہوگے۔ تو تم کو آند ہوگا۔ اگر تم کو وہ نفرت  
حسد کو قابو کرو گے۔ تب تمہیں شو سڑپ کا دشمن ہوگا :

راجس بوج پیم کرتی تھی

شوگس بوج چھوئی تپ تے وان

سہنس بوج پیم گورہ کتھ پاجی

پاپہ پونہ بوج چھوئی پٹی پان (۱۶۶)

سلطنت کا وہی حقدار ہو سکتا ہے جو تلوار چلانا جانتا ہو۔

دل چھوٹا دل نہانا سے بلی ہوئی باتیں دل وابستہ مل ڈرامہ کا سیج



سورگ حاصل کر سکتا ہے۔ جس میں تنہا اور دان کرنے کی شکستہ ہو۔  
وہی سچے گیان مہی پراپتی کر سکتا ہے۔ جو گورو دیو کے وچن پر چلے  
اچھے اور برے کرموں کے پھل کا بھاگیہ صرف اپنا آپ ہے ۛ

رازہ ہنس آہستہ لوگت کوئی  
کس نام شروئی کیا تام ہتھ  
گر یہ گو بند تے گریں بہت کوئی

گر یہ دول شروئی پھل خلی ہتھ (۱۷۷)

راجا ہنس ہو کر تم گھونگے ہو گئے۔ یعنی دنیا سے بے خبر ہو گئے  
کوئی شخص تم سے کوئی چیز لے کر بھاگ گیا۔ یعنی کسی نے تم کو  
دھوکہ دیا۔ آج نہیں کر چکتی کا گھوٹنا بند ہوتا ہے۔ یعنی شیرہ گر  
جاتا ہے۔ تو دانے کی نالی ٹرک جاتی ہے۔ یعنی پرالبد ختم ہوتا ہے اور  
جکتی والا دانے لے کر بھاگ جاتا ہے ۛ

راونہ منترہ راوَن رُووم  
راوَن تھ اتھہ ائس بھوہ سرہ  
اسان گنڈان سنری پر ووم

دینے گرم پائس سرے (۱۷۸)

نقصان میں ہی مجھے نقصان ہوا۔ بھول کر مجھے بھوہ سر میں  
پایا گیا۔ منتے اور کھیلنے میں نے شو کو پایا۔ بغیر کسی کے کہنے  
مجھ پر خود ہی شو کا ہونا روشن ہوا ۛ

مل بے در ائس دورے دورے  
کلف تھو و تھ و چھس

طا بدھیان۔ طا نامو چیزے شرہ طا بند مناصہ پراتا۔ طا نقصان طا یقین

میں نیرے سو فٹ کرے

کھیتوں دیتوں پچھس (۱۷۹)

میں غلے کیوں اور کوچوں میں پھرتی رہی۔ اور زبان سے کچھ بھی  
نہیں بولی۔ جو کمزرات کرے وہ نیچے گرے گا۔ بہتر ہے اس کو کسی  
جھوٹ کے کھانے سے لے دیا جائے :

نک بو دل نہیں لو کرے

ژباہ ان ٹوسم و مہ کہ رات

و مہم نپڈت پلنہ کرے

سوئی امہ رٹس زشتہ عات (۱۸۰)

میں ایشور کے پریم میں دیوانہ ہو کر نکلی۔ اور اسی کی تلاش میں  
دن اور رات گزارے۔ آخر میں نے نپڈت یعنی گوردیو کو اپنے گھر  
میں ہی پایا۔ جب میں نے اس کو پکڑ لیا۔ وہی میرے لئے شہدہ گرہ  
اندیک مہورت بنا :

لہ مہ ویک ویکہ لہ کسہ فی

توئے ژرجم منے شینکھ

ماگ نو دم نار ژو دم

کبر مہتر کو سٹم منے شینکھ (۱۸۱)

مجھے لائق لوگوں میں بدنام ہونے کو کہا گیا۔ ایسا کرنے سے میرے من  
کا شک دور ہوا۔ میں نے ماگ چن ٹھنڈے پانی سے نہایا۔ اور ٹاڑ  
میں آگ کی گرجی بھی برخواست کی۔ ایسا کرنے سے میرے من کا میل  
دور ہوا :

ک جنم ک شک ک پیکل - دوتی



لکھ گور بہہما نڈہ پچھ گن وچھم  
 شش کل و اترم پادن تان  
 گینا نیکہ اترتہ پیکرت برہم  
 نو پچھی سورم اندہ وند تان

(۱۸۲)

مجھے نل نے گوردھاران کو برہمہ رند کے اوپر دیکھا۔ سچے  
 گیان کا پرکاش میرے پاؤں تک پہنچا۔ میں نے اپنی بدھی کو گیان  
 روپنی امرت سے اور مکمل طور سے میں نے لالچ کو بھی چھوڑ دیا۔

نل بودرالنس کیسہ پوشہ سچی  
 کاڑتہ ورنہ کرتم تیری لکھ  
 تہہ بلہ کھارتم زاونج تان تہی  
 وور واندہ گیم الہانزی لکھ

(۱۸۳)

میں نل عالم وجود میں ایسی بے لوث آئی جیسے کپاس کے ٹوٹے  
 سے پھول بیٹنے والے اور پلیٹے نے مجھے بہت پایمال کیا۔ ورنہ  
 نے زور کے ذریعے باریک باریک ریشوں میں علیحدہ کیا۔ اس کے  
 بعد جو بھائے نے مجھے اوندھے لٹکا دیا۔

دھوب بلہ چھاؤنس موبہ نہ پچھی  
 سنترہ صابن شرمم یثری  
 پیچہ بلہ پھرتم مہہ مہہ کاثری  
 آدہ لہہ مہہ پراوم پر مہہ گچھ

(۱۸۴)

دھوبی نے سنتری اور صابن لے کر پتھروں پر دے پڑا۔ اس کے  
 بعد میرے ہر ایک حصے کو درزی نے جب کینچی سے کتر کر سکوا

کا جانہ کا کلا یعنی گمان کا ہمتہ کیلئے کا پایمال کرنا کا چھدن کا سنا کا سنا کا سنا

سے چھید ڈالا۔ تب میں کہیں جا کے ٹھکانے لگی۔ مطلب یہ کہ بہت سے تکالیف کے بعد آدمی ٹھکانے لگتا ہے یعنی عُرْثان مائل کرتا ہے

لو کہہ نارہیلہ لولہ لہہ ناووم  
مَرْنِے مویس تہ روزیس نہ زُرے  
زنگہ تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ  
بورون تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ تہہ  
(۱۸۵)

مجھ ملنے نے پریم روپنی انگنی کو اپنے سردے میں برداشت کیا مرنے سے پہلے ہی میں مر گئی۔ بڑھاپا نہیں دیکھا اپنے بے رنگ ذات پر میں نے کیا کیا رنگ نہیں دکھائے۔ یعنی اگر یاں میں نے کیا کچھ نہ کیا۔ میں سب کچھ ہوں۔ یہ سب بھول گئی۔ یعنی اب ہم بھلاؤ کو بالکل ترک کیا ہے

لیتن مہند مار لاریم وون  
اگنی ناووم اچی بھگیا او بھہ  
پیم پیم بوزن تم کو نہ ماتن  
لہہ بورواشتن سکا نی طہ کتھہ  
(۱۸۶)

میرے پیروں کا مانس سڑکوں میں چمٹ گیا۔ یعنی مجھے تیرتھوں کو پھرتے پھرتے (اُس کی تلاش میں) پیروں کی چوڑی بھی گھس گئی۔ آخر مجھ کو کیوں ادم ہی نے اُس ایشور کا رستہ دکھایا۔ جو شخص بھی یہ بات سنے گا۔ وہ کیوں نہ اُس کے پریم میں دیوانہ بنے گا۔ ملنے نے سینکڑوں کے بدلے صرف ایک ادم پر دھیان دیا ہے

طا اپنہا بے رنگ ذات طا بھولنا طا ایک ہی اومکار طا براتما

طا ایک ہی اومکار طا



لکھا تہ تھو کا پچھو شیرہ شرم  
 نہند یا سہنم پچھو بر دھتھ تان  
 نل چھس کل زانہ نو تر ہنم  
 آدہ یلہ سہنم و پہ ہے کیا ہ (۱۸۷)

میں نے گالیاں اور تھو کنا اپنے سر پر لینا برداشت کیا شروع  
 سے آخر تک میں بدنام ہوئی۔ میں مل ہوں اور خواہشات کبھی بھی  
 میرے سے دور نہیں ہوتیں۔ بعد میں جب میں مکمل ہوئی تب مجھ  
 میں کچھ بھی نہیں سما سکا یعنی کسی کی بات کا اثر نہیں ہوا۔

لنر کا سی شہیت نواری  
 تہ نہ نہ کر می آمار  
 نہ یہ کم اپدیش کر می ہو تہ بٹا  
 آجیتا ولس چیتا کچھ دیون آمار (۱۸۸)

یہ تمہاری شرم اور سردی کو دور کرتا ہے۔ کیونکہ اس کے پشیم  
 سے تم اپنے شرم کو ڈھانپتے ہو۔ یہ بچا گھاس پھوس کھاتا ہے  
 اور پانی پیتا ہے۔ ہے مگر کھینٹت! یہ تمہیں بس نے اپدیش کیا۔  
 کہ ایک بے جان پتھر کیلئے ایک جیتا جاگتا بھیڑ قربان کرنا چاہئے۔

و د نہ سیتی گاش ہو مری  
 و د نہ مذک سیتی نہ ترانہ  
 سن کر صفائیرہ اکہ سیتی  
 یو شالہ ٹینگو نیری نہ کہنہ (۱۸۹)

حلا شروع سے آخر تک صلا خواہش صلا برداشت صلا شرم صلا سردی  
 صلا گھاس پھوس صلا بے جان۔ صلا جاندار۔

رونے سے تمہاری بنیائی ہی ختم ہو گئی۔ روتے سے تمہیں کبھی  
بھی پر ماتا نہیں ملیگا۔ اپنے من کو صاف کر پھر وہ آسانی سے  
مل سکتا ہے۔ اس طرح چلانے سے کوئی فائدہ نہیں جیسے

گیدڑ بھکیاں بے سود ہیں :

وُجھان تہ بہ چھس سار سئی اندر

وُچھم پند ز لان سار سئی منتر

بوزیت تہ روریت وُچھ ہر سئی

گھڑ چھوئی تھوئی بہ کوہ لائی (۱۹۰)

میں نے دیکھا۔ اور اپنے آپ کو ہر ایک کے اندر پایا۔ میں  
نے پر ماتہ سروپ کو بھی ہر ایک کے اندر پکا مشاں دیکھا۔ سن  
کو ٹھہر کر اُس ایشور کا دشمن کر۔ یہ اُس کا ہی گھر ہے۔ میں  
کون مل ہوں :

شو شو کر ان شو نو تو شے

گھو کھنڈہ راکھ منس شو آ سے

گھو دیو دیس دیس دیس دیس آ سے

گھو نے دیس دکھ دیہ دیہ کانے (۱۹۱)

صرف زبان سے شو شو بولنا شو خوش نہیں ہوتا۔ اگر  
شو تمہارے من میں دس کرے گا۔ تو تم گھبی کی طرح چکیو گے۔ تم  
اپنے شریر کو گھبی دے دو۔ جس سے کہ یہ طاقت ور بن  
جائے۔ اگر تم اپنے شریر کو نہیں دو گے۔ تو اور کسی کو دیدے

گا۔ پر سن ہونا۔ اور کسی کو دینا۔



شو شو گر ان ہم سے کچھ سویت

روزت و وہ ہاری دن کہورات

لاکہ رست اوسے میں من کرت

تس نت پرسن سورگر ناتھ (۱۹۲)

شو کا نام زبان پر لانا راجا ہنس کے راستے کو یاد رکھنا دن  
اور رات گھر بہت دیر کا وہ بھی پڑو رک پالک کرنا اپنے من کو  
دوئی کا بھاؤ بٹانا نہ کام کرنا جس نے ایسا کیا - اسی پر شبو  
خوش ہے :-

شینیوک میدان کٹم پانس

مہ لہ روزم نہ بدھ نہ ہوش

وڑی شینس پانی پانس

ادہ کہ گھ پھل لہ پشوش (۱۹۳)

میں نے شو نہ گئے ویران میدان میں سفر کیا - مجھ تل کو نہ  
ہی ہوش تھا - نا ہی عقل بٹھ کا نہ رہی - مجھ میں خود ہی آتمہ  
گیان پیدا ہوا - تب میرا گیان روپی کل کھا - خیسے کیچر میں سے

کل پھول کھلتے تھے :-

شو چھوئی زاولی ناں واسر

کر نین منتر چھوئی تارت کچھ

زیدہ تے وچھ من ادہ کتہ مرت

پانہ منتر ناپان کر و تارت کچھ (۱۹۴)

دوئی کا بھاؤ مٹا کر وقفہ ۳ میں کل کا کھانا کھایا حال

۵ - جیدوں کو ۶ بجھایا ہوا - ۷ جان لینا -

شو ایک بابا جال پھیل کر بیٹھا ہے۔ اور یہی جال میں سب جیوؤں کو پھنسا رہا ہے۔ اگر تم نے زندگانی میں اُس کے دیکھنے کی تلاش نہ کی۔ تو کب کر اس نے اپنے من میں دھار کر آتمہ سروپ کو جان لے۔

شو چھوٹی پھلہ پھلہ روزان

موزان ہندو تہ مسلمان

ترک ہے چھک تہ پان پڑان

سوی چھوٹی حسبت زانی زان (۱۹۵)

شو ہر ایک جگہ دیا پاک ہے۔ تم تعصب کو چھوڑ کر ہندو اور مسلمان میں بھید نہ رکھو۔ اگر تم مانا ہو۔ تو آتمہ سروپ کو پہچان لو۔ آتمہ سروپ کا پہچانا ہی پرانا آتمہ سروپ کا جاننا ہے۔

سون دراد و ہندو مل کو و ہندو

یلہ مہر ایلہ دیو گیس تاؤ

کتر زان گیس لولہ و گیت

یلہ کھشش شل نشہ رو و داؤ (۱۹۶)

سونابھٹی سے نکل آیا اور سب میل جل گیا۔ جب کہ میں نے اس کو آگ میں گرم کیا۔ میں اُس کے پریم میں رخ کی طرح پگھل گئی۔ جیسے کچھ کشتو سورج کے نکلنے پر دُور ہوتا ہے۔

سچتس نہ سچتس نہ سچتس نہ سچتس

سچتس نہ سچتس نہ سچتس نہ سچتس

سچتس نہ سچتس نہ سچتس نہ سچتس

سچتس نہ سچتس نہ سچتس نہ سچتس

طہ مرکب جگہ دیا پاک ہے۔ طہ مانا آگیاں دُور ہو گیا۔ طہ رخ۔

وہ آگیاں نہ گیتاں رُوئی سورج ہے۔ پیچھے نہیں ہٹی رہے لمحہ بھر

وہ پیچھے نہیں چھوڑا ہے اپنے دل کی گیتاں کو رہی گیا۔



اندرم گٹھ کار طریت تہ دو لم  
 تر طیت تہ دیوئس تتی چاک (۱۹۷)

میں نے ایک لمحہ بھر بھی آشا دھارن نہیں کی۔ نہ ہی میں نے بال  
 بھر کا بھر دسہ کیا۔ میں نے اپنے ہی داکھہ پنے نشہ پی لیا۔ یعنی اُن  
 پر اچھی طرح دھیان دیا جس سے کہ میں نے اندر کے اگیان کو پکڑ  
 لیا۔ اور اپنے آپ کے اندھکار کو دور کیا۔ یعنی اگیان سے  
 گیان حاصل کیا :

ہنجوہ مارنچہ پشئی کان گوم  
 ابک چھان پیوم پیتر رازوانے  
 منتر باگ باندرس کھٹہ سس مان گوم  
 تیرتھہ رست پان گومس مالہ زانے (۱۹۸)

کڑی کی کان میں مجھے گھاس کا تیر ملا۔ اس گٹھہ والے عالی شان  
 محل کے لئے مجھے ایک ناختم بہ کار ترکھان ملا۔ مجھے بازار کے  
 بیچ میں ایک دکان ملا۔ جس کا کوئی تفل نہیں ہے۔ میرا شیر الیا  
 ہے۔ کہ کسی تیرتھہ پر اشنان نہیں کیا ہے۔ ہے پیارے کون  
 میری اس بات کو سمجھ سکے :

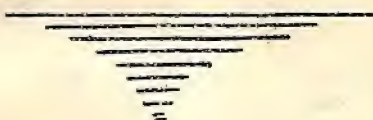
ہامنشہ کیا زچھک وٹھان سکہ گور  
 امہ رکھہ مالہ پچی نہ ناؤ  
 لیو کھتی یہ نارائن کرمنہ رکھہ  
 رتہ مالہ بچی نہ پھیرت کاہنہ (۱۹۹)

ط اگیان ط تابو کرنا ویا پھار دیا پھینک دیا۔ وریٹ کی رسی بچنا بامدار

ہے منشئ تم بہت کی سی بیٹے ہو۔ اس سی کے پڑنے سے  
 ہے منشئ یہ شریہ روپی جہان آئے نہیں چل سکتا ہے۔ یعنی  
 ایسا کرنے سے تمہارا اولاد نہیں ہو سکتا ہے۔ پر مانتا ہے جو تمہارے  
 نصیب میں رکھا ہے۔ وہ ہرگز کوئی بھی نہیں ٹال سکتا ہے ۛ

ماچھیر کوہ چھوئی لگم لگم پھرتی  
 کوہ گوئے اپنے میں پتھر کوک بر وقت  
 دیشہ بوز و ش کرنگ پڑ دھڑل  
 پتھر گڑھنہ زینہ منش کر وٹ (۲۰۰)

ہے من! تہیں دوسروں کا نشہ کیوں دگا ہے۔ یعنی دیشیوں پر  
 کیوں سو بہت ہوا ہے۔ تم نے جھڑٹے کو کیوں سچ بھجھا ہے۔ تمہاری  
 کم سمجھی نے تہیں دوسروں کے دہرم پر راعب کیا ہے۔ اور تمہارا  
 جینا اور مرنا ہمیشہ جاری رہا ۛ



ط دیشیوں میں پھنسنا ط جھڑٹ یعنی اگیان - سچ یعنی گیان -

ط دوسروں کے دہرم میں راعب ہونا ط جینا مرنا جاری رہنا -











